Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر

۵۲۵۴

مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنۡ رِّجَالِکُمۡ وَلٰکِنۡ رَّسُوۡلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ

سیرۃ خاتم النبیین نمبر

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ایک روپیہ

جلد ۶۶/۳۱ | ۹ ربیع الاول ۱۳۹۷ھ ۲۸ تبلیغ ۱۳۵۶ہش ۲۸ فروری ۱۹۷۷ء | نمبر ۴۷

قَصِیۡدَۃٌ فِیۡ مَدۡحِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ

(فرمودہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

یَا عَیۡنَ فَیۡضِ اللّٰہِ وَالۡعِرۡفَانِ
اے خدا کے فیض اور عرفان کے چشمے

یَسۡعٰی اِلَیۡکَ الۡخَلۡقُ کَالظَّمۡاٰنِ
لوگ تیری طرف پیاسے کی طرح دوڑے آتے ہیں

یَا بَحۡرَ فَضۡلِ الۡمُنۡعِمِ الۡمَنَّانِ
اے منعم و منّان کے فضل کے سمندر

تَھۡوِیۡ اِلَیۡکَ الزُّمَرُ بِالۡکِیۡزَانِ
لوگ کوزے لئے تیری طرف بھاگے آ رہے ہیں

یَا شَمۡسَ مُلۡکِ الۡحُسۡنِ وَالۡاِحۡسَانِ
اے حسن و احسان کے ملک کے آفتاب

نَوَّرۡتَ وَجۡہَ الۡبَرِّ وَالۡعُمۡرَانِ
تو نے ویرانوں اور آبادیوں کا چہرہ روشن کر دیا

اُنۡظُرۡ اِلَیَّ بِرَحۡمَۃٍ وَّتَحَنُّنٍ
مجھ پر رحم اور محبت کی نظر کر

یَا سَیِّدِیۡ اَنَا اَحۡقَرُ الۡغِلۡمَانِ
اے میرے آقا میں تیرا ایک ناچیز غلام ہوں

یَا حِبِّ اِنَّکَ قَدۡ دَخَلۡتَ مَحَبَّۃً
اے میرے پیارے تیری محبت میری جان

فِیۡ مُھۡجَتِیۡ وَمَدَارِکِیۡ وَجَنَانِیۡ
میرے سر اور دماغ میں رچ گئی ہے

مِنۡ ذِکۡرِ وَجۡھِکَ یَا حَدِیۡقَۃَ بَھۡجَتِیۡ
تیرے منہ کی یاد سے اے میرے خوشی کے باغ

لَمۡ اَخۡلُ فِیۡ لَحۡظٍ وَّلَا فِیۡ اٰنِ
میں کبھی ایک لحظہ بھی خالی نہیں رہتا

جِسۡمِیۡ یَطِیۡرُ اِلَیۡکَ مِنۡ شَوۡقٍ عَلَا
میرا جسم شوق غالب کے سبب سے تیری طرف اُڑا چلا جاتا ہے

یَا لَیۡتَ کَانَتۡ قُوَّۃُ الطَّیَرَانِ
اے کاش مجھ میں اُڑنے کی قوت ہوتی

(آئینہ کمالاتِ اسلام ص۵۹۳، ص۵۹۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۸ر تبلیغ ۱۳۵۶ ہش
۲۸ر فروری ۱۹۷۷ء

آنحضرتؐ کی عظمت و جلالِ شان کا ایک درخشندہ پہلو

جملہ انبیاء کرام علیہم السلام جنہیں اللہ تعالیٰ نے مختلف زمانوں اور مختلف قوموں میں مبعوث فرمایا اللہ تعالیٰ کے پیارے اور اس کے چنیدہ و برگزیدہ بندے تھے لیکن ان سب میں سے جنہیں اللہ تعالیٰ نے افضل الرسل اور مولائے کُل بنا کر دُنیا میں بھیجا اور جنہیں تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور جنہیں رُوئے زمین پر بسنے والے اور تا بروزِ قیامت پیدا ہونے والے جملہ نوعِ انسان کی طرف ہمیشہ ہمیش کے لئے رسول بنا کر مبعوث فرمایا اور جنہیں ہمیشہ ہمیش قائم و دائم رہنے والی شریعتِ کامل کا حامل بنایا وہ ہمارے آقا و مولیٰ اور مطاع و مقتدا خاتم الانبیاء سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ارفع و اعلیٰ اور انسانی فہم و ادراک سے بالا مقام عطا فرمایا اور ایسے اوصاف و کمالات کا جامع اور ایسے فیوض و برکاتِ خاصہ کا سرچشمہ بنایا کہ آپؐ کا ثانی اور ہم پلہ نہ پہلے کبھی ہُوا اور نہ تاقیامت ہوگا۔ آپؐ جملہ انبیاء کرامؑ میں منفرد مرتبہ و مقام اور انتہائی بلند و بالاشان کے مالک اور نوعِ انسانی کو سب سے بڑھ کر فیض پہنچانے والے ہیں۔ آپؐ کے افاضۂ روحانی اور فیض رسانی کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اسی لئے حیاتِ جاودانی صرف اور صرف آپؐ ہی کو عطا ہوئی اور ابدالآباد تک کے لئے زندہ اور زندگی بخش نبی آپؐ ہی قرار دئے گئے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ وصف اور یہ شرف، یہ بزرگی اور یہ فضیلت کسی اَور کو نہیں ملی۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس لاثانی اور منفرد شرف اور بزرگی کا اظہار اللہ تعالیٰ نے اِس طرح بھی فرمایا کہ اُس نے جہاں دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کو بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا وہاں آپؐ کو اِس سے بڑھ کر سراجِ منیر یعنی چمکتا ہُوا سُورج بھی قرار دیا اور آپؐ کے اِس خصوصی وصف کو آپؐ کی حیاتِ جاودانی کے درخشندہ و تابندہ ثبوت کے طور پر پیش فرمایا۔ چنانچہ فرمایا:۔

یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاھِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا ۙ وَّ دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِہٖ وَ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ۝ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِیْنَ بِاَنَّ لَھُمْ مِّنَ اللّٰہِ فَضْلًا کَبِیْرًا ۝ (الاحزاب آیات ۴۶ تا ۴۸)

ترجمہ:۔ اے نبی! ہم نے تجھ کو اِس حال میں بھیجا ہے کہ تو (دُنیا کا) نگران بھی ہے، (مومنوں کو) خوشخبری دینے والا بھی ہے اور (کافروں کو) ڈرانے والا بھی ہے۔ اور نیز اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والا ایک روشن چراغ (یعنی چمکتا ہُوا سورج) ہے اور (اپنے اِس خاص وصف اور شان کی وجہ سے) مومنوں کو بشارت دیدے کہ انہیں اللہ کی طرف سے بہت بڑا فضل ملے گا۔

اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو روشن چراغ اور چمکتا ہُوا سُورج بنایا ہے جس سے اَور کئی چراغ روشن ہوتے اور دوسرے اجسام روشنی حاصل کرتے ہیں اور خود بھی چمک اُٹھتے ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو ایک خاص اعلان کرنے کا حکم دیا اور وہ اعلان یہ تھا اور ہے کہ اے بنی نوعِ انسان اگر تم چاہتے ہو کہ تم بھی اپنی استعداد کے مطابق خدا کے پیارے اور اس کے محبوب بن جاؤ تو اس کی ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ کہ تم خدا کے محبوب ترین بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرو اور اِس طرح روحانی فیوض و برکات کو جذب کرنے والے بنو۔ چنانچہ فرمایا:۔

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ (آل عمران آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ تو کہہ کہ (اے لوگو!) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو (اس صورت میں) اللہ (بھی) تم سے محبّت کرے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جملہ انبیاء پر فضیلت اور آپؐ کے مرتبہ و مقام کی انتہائی رفعت کا ایک درخشندہ ثبوت یہ ہے کہ آپؐ کی رسالت اور فیض رسانی کا سلسلہ تاقیامت جاری و ساری ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے آپؐ کو بیک وقت تمام نوعِ انسانی کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے اور خدا تعالیٰ کا محبوب بننے کے لئے آپؐ کی پیروی اور اتباع کو لازمی قرار دیا ہے۔ وصول الی اللہ کی تمام راہیں بند ہو چکی ہیں بجز اُس راہ کے جو اتباعِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ ہے۔ اِسی لئے جملہ انبیاء میں سے حیاتِ جاودانی صرف اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو حاصل ہے اَور کسی کو نہیں۔ خدا تعالیٰ ہر زمانہ میں آپؐ کے متبعین میں سے ایسے اولیاء اور عظیم المرتبت بزرگ پیدا کرتا رہا جو آپؐ کی حقیقی پیروی اور اتباع کی برکت سے مقربینِ الٰہی میں شمار ہوئے اور جنہوں نے آپؐ کی غلامی کا دَم بھر کر آپؐ کی حیاتِ جاودانی کا درخشندہ و تابندہ ثبوت دیا اور خاص اِس زمانہ میں بھی آپؐ کے ایک عظیم رُوحانی فرزند نے جو آپؐ ہی کی پیشگوئی کے بموجب آپؐ کی عظمت و جلالِ شان کو آشکار کرنے اور رُوئے زمین کے تمام انسانوں کو آپؐ کی اطاعت اور غلامی کا جوأ اپنی گردنوں پر رکھ کر حیاتِ نَو سے ہمکنار ہونے کی تلقین کرنے اور انہیں آپؐ کی غلامی میں لاکر آپؐ کی عزّت کو چہار دانگِ عالم میں قائم کرنے کی غرض سے آیا تھا دُنیا کو اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ جاودانی کا ثبوت دیتے ہوئے ببانگِ دُہل یہ اعلان فرمایا کہ:۔

" خدا تعالیٰ اُمّتِ محمدیہ میں کہ جو سچّے دین پر ثابت اور قائم ہیں ہمیشہ ایسے لوگ پیدا کرتا ہے کہ جو خدا کی طرف سے مُلہم ہو کر ایسے امورِ غیبیہ بتلاتے ہیں جن کا بتلانا بجز خدائے واحد لاشریک کے کسی کے اختیار میں نہیں اور خداوند تعالیٰ اس پاک الہام کو ان ہی ایماندارں کو عطا کرتا ہے کہ جو سچّے دل سے قرآن شریف کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور صدق اور اخلاص سے اس پر عمل کرتے ہیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا سچّا اور کامل پیغمبر اور سب پیغمبروں سے افضل اور اعلیٰ اور بہتر اور خاتم الرسل اور اپنا ہادی اور رہبر سمجھتے ہیں۔ دوسروں کو یہ الہام یعنی یہودیوں، عیسائیوں، آریوں، برہمیوں وغیرہ کو ہرگز نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ قرآن شریف کے کامل تابعین کو ہوتا رہا ہے اور اب بھی ہوتا ہے اور آئندہ بھی ہوگا..... یہ الہام کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بااخلاص خادموں کو ہوتا ہے یہ کسی زمانہ میں منقطع نہیں ہوگا اور یہ الہام وحیٔ رسالت پر ایک عظیم الشان ثبوت ہے جس کے سامنے ہر یک منکر و مخالفِ اسلام ذلیل و رُسوا ہے۔"

(براہینِ احمدیہ حصّہ سوم صفحہ ۲۱۵ حاشیہ ۱۱ مطبوعہ ۱۸۸۴ء)

رہبرِ ما سیّدِ ما مصطفےٰؐ است

(کلام سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام)

رہبرِ ما سیّدِ ما مصطفےٰؐ است ❊ آنکہ ندیدست نظیرش سروش

ہمارے رہبر اور سردار محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کا ثانی فرشتوں نے بھی نہیں دیکھا

آنکہ خدا مثلِ رخش نافرید ❊ آنکہ رہش مخزنِ ہر عقل و ہوش

آپؐ کے چہرہ کی مانند کوئی چہرہ خدا تعالیٰ نے پیدا نہیں کیا آپؐ کا رستہ ہر عقل و خرد کا خزانہ ہے

آں نہ مسلماں بتراز کافر است ❊ کش نبود از پئے آں پاک جوش

جس شخص کو آپؐ کی خاطر جوش غیرت نہیں وہ مسلمان تو کیا کافر سے بھی بدتر ہے

جاں شود اندر رہِ پاکش فدا ❊ مژدہ ہمیں است گر آید بگوش

آپؐ کے رستہ میں ہماری جان فدا ہو۔ مبارک بات یہی ہے اگر سُننے میں آ جائے

سر کہ نہ در پائے عزیزش رود ❊ بارِ گراں است کشیدن بدوش

وہ سر جو آپؐ کے پیارے قدموں میں نہ پڑے وہ ایک بارِ گراں ہے جسے کندھوں کو اُٹھانا پڑ رہا ہے

(مجموعہ اشتہارات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ پر کفار کے مظالم اور آپؐ کا عدیم المثال صبر

"چونکہ مسلمان اِسلام کے ابتدائی زمانہ میں تھوڑے تھے اِس لئے اُن کے مخالفوں نے بباعث اس تکبر کے جو فطرتاً ایسے فرقوں کے دل اور دماغ میں جاگزیں ہوتا ہے جو اپنے تئیں دولت میں مال میں کثرتِ جماعت میں عزت میں مرتبہ میں دوسرے فرقہ سے برتر خیال کرتے ہیں اُس وقت کے مسلمانوں یعنے صحابہ سے سخت دشمنی کا برتاؤ کیا اور وہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ آسمانی پودہ زمین پر قائم ہو بلکہ وہ اُن راست بازوں کے ہلاک کرنے کے لئے اپنے ناخنوں تک زور لگا رہے تھے اور کوئی دقیقہ آزار رسانی کا اُٹھا نہیں رکھا تھا اور ان کو خوف یہ تھا کہ ایسا نہ ہو کہ اس مذہب کے پیر جم جائیں اور پھر اُس کی ترقی ہمارے مذہب اور قوم کی بربادی کا موجب ہو جائے سو اسی خوف سے جو ان کے دلوں میں ایک رُعب ناک صورت میں بیٹھ گیا تھا نہایت جابرانہ اور ظالمانہ کارروائیاں ان سے ظہور میں آئیں اور انہوں نے دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی اور نہایت بے رحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوعِ انسان کے فخر اُن شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔ اس پر بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے قطعی طور پر یہ تاکید تھی کہ شر کا ہرگز مقابلہ نہ کرو چنانچہ اُن برگزیدہ راستبازوں نے ایسا ہی کیا۔ ان کے خونوں سے کوچے سُرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا۔ وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسولؐ کو جس پر زمین اور آسمان سے بے شمار سلام ہیں بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا مگر اُس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کی دلی انشراح اور محبت سے برداشت کی اور ان صابرانہ اور عاجزانہ روشوں سے مخالفوں کی شوخی دن بدن بڑھتی گئی اور انہوں نے اس مقدس جماعت کو اپنا ایک شکار سمجھ لیا۔

تب اُس خدا نے جو نہیں چاہتا کہ زمین پر ظلم اور بے رحمی حد سے گذر جائے اپنے مظلوم بندوں کو یاد کیا اور اس کا غضب شریروں پر بھڑکا اور اس نے اپنے پاک کلام قرآن شریف کے ذریعہ سے اپنے مظلوم بندوں کو اطلاع دی کہ جو کچھ تمہارے ساتھ ہو رہا ہے مَیں سب کچھ دیکھ رہا ہوں مَیں تمہیں آج سے مقابلہ کی اجازت دیتا ہوں اور مَیں خدائے قادر ہوں ظالموں کو بے سزا نہیں چھوڑوں گا۔"

"ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے زمانہ میں خود سبقت کر کے ہرگز تلوار نہیں اٹھائی بلکہ ایک زمانہ دراز تک کفار کے ہاتھ سے دُکھ اٹھایا اور اس قدر صبر کیا جو ہر ایک انسان کا کام نہیں۔ اور ایسا ہی آپ کے اصحاب بھی اِسی اعلیٰ اصول کے پابند رہے۔ اور جیسا کہ ان کو حکم دیا گیا تھا کہ دُکھ اٹھاؤ اور صبر کرو ایسا ہی انہوں نے صدق اور صبر دکھایا۔ وہ پیروں کے نیچے کچلے گئے۔ انہوں نے دم نہ مارا۔ ان کے بچے انکے سامنے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے۔ وہ آگ اور پانی کے ذریعہ سے عذاب دیئے گئے مگر وہ شر کے مقابلہ سے ایسے باز رہے کہ گویا وہ شیرخوار بچے ہیں۔

کون ثابت کر سکتا ہے کہ دُنیا میں تمام نبیوں کی امتوں میں سے کسی ایک نے بھی باوجود قدرتِ انتقام ہونے کے خدا کا حکم سن کر ایسا اپنے تئیں عاجز اور مقابلہ سے دستکش بنا لیا جیسا کہ انہوں نے بنایا؟ کس کے پاس اس بات کا ثبوت ہے کہ دُنیا میں کوئی اَور بھی ایسا گروہ ہوا ہے جو باوجود بہادری اور جماعت اور قوتِ بازو اور طاقت مقابلہ اور پائے جانے تمام لوازم مردی اور مردانگی کے پھر خونخوار دشمن کی ایذا اور زخم رسانی پر تیرہ برس تک برابر صبر کرتا رہا؟ ہمارے سید و مولیٰ اور آپؐ کے صحابہؓ کا یہ صبر کسی مجبوری سے نہیں تھا بلکہ اس صبر کے زمانہ میں بھی آپ کے جان نثار صحابہ کے وہی ہاتھ اور بازو تھے جو جہاد کے حکم کے بعد انہوں نے دکھائے اور بسا اوقات ایک ہزار جوان نے مخالف کے ایک لاکھ سپاہی نبرد آزما کو شکست دیدی۔ ایسا ہوا تا لوگوں کو معلوم ہو کہ جو مکہ میں دشمنوں کی خونریزیوں پر صبر کیا گیا تھا اس کا باعث کوئی بزدلی اور کمزوری نہیں تھی بلکہ خدا کا حکم سُن کر انہوں نے ہتھیار ڈال دیئے تھے اور بکریوں اور بھیڑوں کی طرح ذبح ہونے کو تیار ہو گئے تھے۔

بے شک ایسا صبر انسانی طاقت سے باہر ہے اور گو ہم تمام دُنیا اور تمام نبیوں کی تاریخ پڑھ جائیں تب بھی ہم کسی اُمت میں اور کسی نبی کے گروہ میں یہ اخلاقِ فاضلہ نہیں پاتے۔ اور اگر پہلوں میں سے کسی کے صبر کا قصہ بھی ہم سُنتے ہیں تو فی الفور دل میں گذرتا ہے کہ قرائن اس بات کو ممکن سمجھتے ہیں کہ اس صبر کا موجب دراصل بزدلی اور عدم قدرت انتقام ہو مگر یہ بات کہ ایک گروہ جو درحقیقت سپاہیانہ ہُنر اپنے اندر رکھتا ہو اور بہادر اور قوی دل کا مالک ہو اور پھر وہ دُکھ دیا جائے اور اسکے بچے قتل کئے جائیں اور اس کو نیزوں سے زخمی کیا جائے مگر پھر بھی وہ بدی کا مقابلہ نہ کرے۔ یہ وہ مردانہ صفت ہے جو کامل طور پر یعنی تیرہ برس برابر ہمارے نبی کریمؐ اور آپؐ کے صحابہؓ سے ظہور میں آئی ہے۔ اس قسم کا صبر جس میں ہر دم سخت بلاؤں کا سامنا تھا جس کا سلسلہ تیرہ برس کی دراز مدت تک لمبا تھا درحقیقت بے نظیر ہے۔ اور اگر کسی کو اس میں شک ہو تو ہمیں بتلاوے کہ گذشتہ راستبازوں میں اس قسم کے صبر کی نظیر کہاں ہے؟

اور اس جگہ یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اس قدر ظلم جو صحابہؓ پر کیا گیا ایسے ظلم کے وقت میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اجتہاد سے کوئی تدبیر بچنے کی ان کو نہیں بتلائی بلکہ بار بار یہی کہا کہ ان تمام دُکھوں پر صبر کرو اور اگر کسی نے مقابلہ کے لئے کچھ عرض کیا تو اس کو روک دیا اور فرمایا کہ مجھے صبر کا حکم ہے۔ غرض ہمیشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبر کی تاکید فرماتے رہے جب تک کہ آسمان سے حکمِ مقابلہ آگیا۔"

(رسالہ جہاد ص ۳ تا ص ۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا

سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے عدیم المثال عشق

ثنائے سرورِ عالی تبار صلی اللہ علیہ وسلم

یا نبی اللہ فدائے ہر سرِ موئے توام ٭ وقفِ راہِ تو کنم گر جاں دہندم صد ہزار

اے نبی اللہ میں تیرے بال بال پر فدا ہوں اگر مجھے ایک لاکھ جانیں بھی ملیں تو تیری راہ میں سب کو قربان کر دوں

اتباع و عشقِ رویت از رہِ تحقیق چیست ٭ کیمیائے ہر دلے اکسیر ہر جانِ فگار

اصل میں تیری اتباع اور تیرا عشق ہر دل کے لئے کیمیا اور ہر زخمی جان کے لئے اکسیر ہے

دل اگر خوں نیست از بہرت چہ چیز ست آں دلے ٭ ور نثارِ تو نگردد جاں کجا آید بکار

دل اگر تیری محبت میں خون نہیں تو وہ دل ہی نہیں اور جو جان تجھ پر قربان نہ ہو وہ جان کس کام کی

دل نمے ترسد بمہرِ تو مرا از موت ہم ٭ پائیداری ہا ببیں خوش میروم تا پائے دار

تیری محبت میں میرا دل موت سے بھی نہیں ڈرتا میرا استقلال دیکھ کہ میں صلیب کے نیچے خوش خوش جا رہا ہوں

راغب اندر رحمتت یا رحمۃ اللہ آمدیم ٭ ایکہ چوں ما بر درِ تو صد ہزار امیدوار

اے اللہ کی رحمت ہم تیرے رحم کے امیدوار ہیں تو وہ ہے کہ ہم جیسے لاکھوں تیرے در کے امیدوار ہیں

یا نبی اللہ نثارِ روئے محبوبِ توام ٭ وقفِ راہت کردہ ام ایں سر کہ بر دوش ست بار

اے نبی اللہ میں تیرے پیارے مکھڑے پر نثار ہوں میں نے اس سر کو جو کندھوں پر بار ہے تیری راہ میں وقف کر دیا ہے

تا بمن نورِ رسولِ پاک را بنمودہ اند ٭ عشقِ او در دل ہمے جوشد چو آب از آبشار

جب سے مجھے رسولِ پاکؐ کا نور دکھایا گیا تب سے اس کا عشق میرے دل میں یوں جوش مارتا ہے جیسے آبشار میں سے پانی

از ہمہ عالم دل اندر روئے خوبت بستہ ام ٭ بر وجودِ خویشتن کردم وجودت اختیار

سارا جہان چھوڑ کر میں نے تیرے حسین چہرہ سے دل لگایا ہے اور اپنے وجود پر تیرے وجود کو ترجیح دی ہے

زندگانی چیست جاں کردن براہِ تو فدا ٭ رستگاری چیست در بندِ تو بودن صید وار

زندگی کیا ہے؟ یہی کہ تیری راہ میں جان کو قربان کر دینا۔ آزادی کیا ہے؟ یہی کہ تیری قید میں شکار بن کر رہنا

تا وجودم ہست خواہد بود عشقت در دلم ٭ تا دلم دورانِ خوں دارد بتو دارد مدار

جب تک میرا وجود باقی ہے تیرا عشق میرے دل میں رہے گا جب تک میرے دل میں خون دورہ کرتا ہے تب تک اس کا دارومدار تجھ پر ہے

اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

پہلوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے
اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے

پہلے تو رہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے
میں جاؤں اس کے وارے بس ناخدا یہی ہے

پردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے
دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے

وہ یار لامکانی وہ دلبر نہانی
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہ نما یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیّب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے

حق سے جو حکم آئے سب اس نے کر دکھائے
جو راز تھے بتائے نعم العطاء یہی ہے

آنکھ اس کی دور بیں ہے دِل یار سے قریں ہے
ہاتھوں میں شمعِ دیں ہے عین الضیاء یہی ہے

جو رازِ دیں تھے بھارے اس نے بتائے سارے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت سرورِ کائنات خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ باری کے مظہرِ اتم اور انسانیت کے محسنِ اعظم ہیں

آپؐ کی یہ مظہریت اتنی اتم اور اکمل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے وجود کو ظلّی طور پر اپنا ہی وجود قرار دیا

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ باری کے مظہر اتم ہیں۔ ہر نبی جو دُنیا کی طرف مبعوث ہُوا اور ہر وہ بزرگ متبع جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنی عظمت، اور جلال کو قائم کیا وہ اپنے اپنے ظرف کے مطابق مظہر صفاتِ باری بنا لیکن وہ ایک ہی تھے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ جنہوں نے پورے طور پر اپنے وجود میں ان صفاتِ باری کو جذب کیا اور پھر اپنے وجود سے انہیں ظاہر کیا، یعنی جن صفات کا تعلق اس عالمین سے ہے آپؐ اُن کا مظہر بنے۔ ہمارے نزدیک یہی ایک وجود ہے جسے حقیقی اور کامل عرفانِ شئونِ باری عطا ہُوا اور جو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر اتم ٹھہرے اور پھر اس مقامِ محمدیت سے فیوض کی جو مختلف نہریں نکلتی ہیں، اس نورِ مجسم سے نور کے جو مختلف ستون روحانی آسمانوں کی بلندیوں کی طرف اُٹھتے ہیں، ان کے ہی مختلف جلوے ہمیں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متبعین کی ذات میں نظر آتے ہیں اور چونکہ آپؐ صفاتِ باری کے مظہر اتم تھے اس لئے ایک طرف اللہ تعالیٰ سے آپؐ کا پختہ تعلق تھا اور دوسری طرف آپؐ کا جو تعلق اس کے بندوں سے، بنی نوعِ انسان سے تھا وہ بھی اتنا پختہ اور اتنا وسیع تھا اور اتنا عمیق تھا کہ ہمیں کوئی انسان اس میں آپؐ کا مقابلہ کرتا نظر نہیں آتا۔ بنی نوعِ انسان کی ہمدردی اور غمخواری ایک ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کی طرح ہمیں آپؐ کی ذات میں نظر آتی ہے۔ آپؐ نے صرف ان پر ہی نگاہ نہیں رکھی جو آپؐ کے گرد آپؐ کے زمانہ میں رہتے تھے۔ جو پروانوں کی طرح آپؐ کے نور کے ساتھ لپٹے رہتے اور آپؐ کی محبت میں آپؐ کے وجود کی چمک دیکھ کر آپؐ کے اس روحانی وجود کے گرد طواف کرتے رہتے تھے صرف ان پر ہی نگاہ نہیں رکھی اور ان کی ضرورتوں ہی کو نہیں سمجھا اور صرف ان کو ہی پورا کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا مظہر اتم اُس وقت سے بنا دیا تھا کہ ابھی آدمؑ اِس دُنیا میں وجود پذیر نہیں ہُوا تھا اور اُس وقت سے لے کر قیامت تک جتنے بھی انسان پیدا ہوئے ان سب پر آپؐ کی نگاہِ کرم تھی اور ان کی ضرورت کے مطابق آپؐ کا احسان ان لوگوں پر تھا۔

حضرت آدمؑ کے زمانہ میں اُس وقت کی انسانی صلاحیت کے مطابق قرآن عظیم کا ایک حصّہ انہیں عطا ہُوا اور جب انسان نے روحانی ترقی کے مزید مدارج طے کر لئے تو حضرت نوحؑ کے زمانہ میں ان کے زمانے کے مطابق اور حضرت ابراہیمؑ کے زمانے میں اُن کی ضرورت کے مطابق اور حضرت موسیٰؑ کے زمانے میں ان کی قوم کی اُس زمانے کی صلاحیت کے مطابق انہیں قرآن کریم کے حصّے ملے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی آنکھ نے ان کے لئے جس چیز کی ضرورت محسوس کی اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے حکم سے وہی چیز اُن کو عطا کر دی۔ آپؐ کی یہ مظہریت اتنی اتم اور اکمل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں آپؐ کے وجود کو ظلّی طور پر اپنا وجود ہی قرار دیا اور فرمایا

قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ (بنی اسرائیل آیت ۸۲)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اِس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا ہے جَآءَ الْحَقُّ میں اَلْحَقُّ سے مراد خدا تعالیٰ کی ذات بھی ہے اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود بھی ہے اور قرآن کریم کی شریعت و ہدایت بھی ہے۔

پس حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ باری کے مظہر اتم ہونے کے نتیجہ میں ہر پہلے اور پچھلے پر نظر رکھتے ہیں اور ان کی جسمانی اور رُوحانی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور قرآن کے وہ حصّے اُن کو باذنِ الٰہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ملتے رہے جو اُن کے مناسبِ حال تھے۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ کس عظیم شان کے تھے ہمارے محمد خاتم النّبیّین صلی اللہ علیہ وسلم۔"

(الفضل ۷ مئی ۱۹۷۱ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمدؐ خاتم پیغمبراں ہیں

(محترم قیس مینائی نجیب آبادی)

محمدؐ خاتم پیغمبراں ہیں — محمدؐ شارعِ آخر زماں ہیں
محمدؐ مصطفےٰ شاہِ شہاں ہیں — شہنشاہِ رسولانِ جہاں ہیں
محمدؐ ایک سرِّ کُن فکاں ہیں — محمدؐ نقطۂ رازِ نہاں ہیں
محمدؐ اک بہارِ گلستاں ہیں — محمدؐ دافعِ دورِ خزاں ہیں
محمدؐ فرحتِ روحِ رواں ہیں — محمدؐ اک سرورِ قلب و جاں ہیں
محمدؐ سرپرستِ ناتواناں ہیں — محمدؐ دستگیرِ بے کساں ہیں
محمدؐ ہیں دلیلِ ہستیٔ حق — محمدؐ ہستیٔ حق کا نشاں ہیں
محمدؐ باعثِ تکوینِ عالم — حبیبِ خالقِ کون و مکاں ہیں
محمدؐ جلوۂ حُسنِ حقیقی — محمدؐ عکسِ خلّاقِ جہاں ہیں
محمدؐ ایک شمعِ جادۂ حق — محمدؐ ایک خضرِ گمرہاں ہیں
محمدؐ بوئے بُستانِ الٰہی — محمدؐ شہ گلِ باغِ جناں ہیں
محمدؐ ہیں رفیقِ بے تکلف — محمدؐ ہم جلیسِ دوستاں ہیں
محمدؐ علم و عرفانِ الٰہی — محمدؐ نورِ چشمِ عارفاں ہیں
محمدؐ ہیں عدوئے فتنہ و شر — محمدؐ داعیٔ امن و اماں ہیں
محمدؐ عینِ اسرارِ الٰہی — محمدؐ عارفِ سرِّ نہاں ہیں
محمدؐ موجزن خونِ رواں میں — محمدؐ زندگیٔ جسم و جاں ہیں
محمدؐ ہیں فدا اللہ میاں پر — محمدؐ پر فدا اللہ میاں ہیں
عُلومِ ظاہری و باطنی کے — محمدؐ ایک بحرِ بیکراں ہیں
زرِ ایمان و عرفان و یقیں کے — محمدؐ ایک گنجِ شائیگاں ہیں
ہیں بوٹے بوستاں فرحت آگیں — کہ خوشبوئے مشامِ روح و جاں ہیں
محمدؐ قصۂ حُسنِ ازل ہیں — محمدؐ عشق کی اک داستاں ہیں
کتابِ حُسن و عشقِ معرفت ہیں — محمدؐ داستانِ دردِ استاں ہیں
محمدؐ ہیں نگارِ حُسنِ یزداں — محمدؐ نورِ حُسنِ مہوشاں ہیں
محمدؐ حاملِ شمعِ ہدایت — محمدؐ شمعِ بزمِ عاشقاں ہیں
محمدؐ قوتِ قلبِ مسلماں — محمدؐ نورِ چشمِ مومناں ہیں
محمدؐ حامیٔ مولائے کُل ہیں — محمدؐ خلق پر سایہ کناں ہیں
محمدؐ کائناتِ کُل کا جوہر — محمدؐ جوہرِ سرِّ نہاں ہیں

نہ کیوں پسپا ہوں افواجِ شیاطیں — محمدؐ قلعۂ امن و اماں ہیں
محمدؐ حق تعالٰے کا قلم ہیں — محمدؐ حق تعالٰے کی زباں ہیں
محمدؐ صاحبِ قرآنِ اقدس — محمدؐ مصطفےٰ صاحب قِراں ہیں
شریعت دائم و قائم ہے جن کی — محمدؐ وہ بہارِ بے خزاں ہیں
ہے کعبہ صرف قبلہ اس جہاں کا — محمدؐ قبلۂ ہر دو جہاں ہیں
ہے ربوہ محفلِ نعتِ محمدؐ — کہ سارے اہلِ ربوہ نعت خواں ہیں
محمدؐ مصطفےٰ سلطانِ ربوہ — محمدؐ شہریارِ قادیاں ہیں
محمدؐ مصطفےٰ شاہِ مدینہ — محمدؐ مصطفےٰ شاہِ جہاں ہیں
یہ ذرّے خاکپائے مصطفےٰ کے — بشکلِ اختراں کہکشاں ہیں
محمدؐ نقطۂ تخلیقِ عالم — سمجھتے ہیں وہی جو نکتہ داں ہیں
محمدؐ کے غلاموں میں غلام اک — مسیح و مہدیٔ آخر زماں ہیں
یہ شانِ مصطفےٰ ہے اللہ اللہ — غلام ان کے مسیحِ قادیاں ہیں
محمدؐ منبعِ جود و سخاوت — محمدؐ فیض کے بحرِ رواں ہیں
محمدؐ صدرِ بزمِ پاکبازاں — محمدؐ شمعِ بزمِ قدسیاں ہیں
محمدؐ کی شریعت تاقیامت — محمدؐ رہنمائے ہر زماں ہیں
محمدؐ حُسن و احسانِ مجسم — محمدؐ محسنِ ہر دو جہاں ہیں
محمدؐ ہیں مجسم باغِ توحید — محمدؐ باغِ دیں کے باغباں ہیں
محمدؐ ہر زمیں پر ہیں ضیا بار — محمدؐ نیّرِ ہر آسماں ہیں
سرِ فہرست ہے نامِ محمدؐ — محمدؐ زینتِ ہر داستاں ہیں
ستارہ کیوں نہ ہو برجِ شرف میں — محمدؐ مصطفےٰ جب مہرباں ہیں
شیاطیں حملہ آور ہو سکیں کیوں — محمدؐ مصطفےٰ جب درمیاں ہیں
محمدؐ کائناتِ حُسن و احساں — محمدؐ نورِ عشقِ عاشقاں ہیں
محمدؐ چشمۂ نورِ مصفےٰ — محمدؐ اک ضیائے آسماں ہیں
محمدؐ مصطفےٰ آرامِ دل ہیں — محمدؐ مصطفےٰ آرامِ جاں ہیں
غرض لکھئے محمدؐ پر کہاں تک — قلم میں وسعتیں اتنی کہاں ہیں

علاوہ قیسؔ کے لاکھوں کروڑوں
محمدؐ مصطفےٰ کے مدح خواں ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

زندگی کے ہر پہلو سے کامل اسوہ حسنہ ہیں

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل جالندھری)

انسان کامل کی تعریف

جسمانی طور پر کامل انسان وہ ہے جو اپنے اعضاء اور جوارح کے لحاظ سے کامل ہو اسے اپنے تمام اعضاء جسمانی کے لحاظ سے صحت حاصل ہو روحانی طور پر بھی کامل انسان یہ ہوگا جو روحانی حالت کے ہر پہلو سے کامل ہو۔ اخلاق فاضلہ میں کامل ہو تمام روحانی صفات سے متصف ہو۔ اور روحانیت کے ہر پہلو سے دوسروں کے لئے نمونہ اور راہنما ہو۔ ظاہر ہے کہ روحانیت کا یہ کمال اس امر کا مقتضی ہے کہ ایسا انسان کامل الجوارح اور کامل الصحت بھی ہو۔

قومی نبیوں کی شان

انسانوں میں سے ہر وقت کا نبی اپنی قوم اور اپنے زمانہ کے لوگوں کے لئے نمونہ ہوتا ہے اور یہی اس کی بعثت کی غرض ہوتی ہے کہ اس کے ماننے والے اس کے نقش قدم پر چلیں اور تمام باتوں میں اسکی پیروی کریں۔

عقل انسانی اس بات کو مانتی ہے کہ جب کسی قوم میں خاص خرابی بڑھ گئی ہو اور اسکی اصلاح کے لئے ایک نبی کو مبعوث کیا جائے تو اس میں عمومی روحانی کمال کے ساتھ ساتھ اس خاص خرابی کے ازالہ کے لئے غیر معمولی روحانی قوت ہونی ضروری ہے۔ چنانچہ قومی انبیاء کے دور میں صاف نظر آتا ہے کہ جب کوئی نبی اپنی قوم کی نمایاں بدعملی کو دور کرنے کے لئے مبعوث ہوا تو اس نے اس پہلو پر خاص زور دیا اور اپنی قوم کے حالات میں اس لحاظ سے غیر معمولی تبدیلی پیدا کی۔ قرآن مجید بتاتا ہے کہ بعض دفعہ ایک قوم تجارتی طور پر بہت گر گئی۔ اور ماپ تول میں اسنے انتہائی غلط رویہ اختیار کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے انکے اس وقت کے نبی کو اس پہلو سے اصلاح کی خاص قوت دے کر مبعوث فرمایا۔ اسی طرح اگر کسی قوم میں تشدد اور ظلم کا عیب غیر معمولی طور پر بڑھ گیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے حلم اور نرمی اور عفو و درگزر کی تعلیم دے کر وقت کے نبی کو مبعوث فرمایا اور اس نے اپنی قوت قدسیہ سے قوم میں اس لحاظ سے خاص انقلاب پیدا کر دیا۔

الغرض تاریخ گواہ ہے کہ قومی نبیوں نے اپنے وقت میں بہت بڑا کام کیا اور اپنی اپنی قوم کی خراب حالت کو بہتری میں تبدیل کر دیا۔ مگر ان کے کارنامے قوم اور وقت کے لحاظ سے محدود ہوتے تھے ان کا دائرہ عمل بھی محدود ہوتا تھا اور ان کے روحانی اثرات کا دائرہ بھی اپنی حد تک ہوتا ہے اور ہونا بھی یہی چاہیئے تھا۔

ہر قومی نبی اپنی ذات میں کامل ہے

ہمارے اس بیان کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ انبیاء علیہم السلام میں کوئی خامی ہوتی تھی۔ وہ اپنی جگہ پر اور اپنے فرائض کی ادائیگی کے لحاظ سے اپنے دائرہ میں سب کامل تھے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے اور ان پر ہمیشہ سلام و درود نازل فرماتا رہے آمین مگر اس حقیقت کو ہر شخص تسلیم کریگا کہ قومی نبیوں کو اپنی مفوضہ ذمہ داریوں کے پورا کرنے کے لئے قوت قدسیہ دی گئی تھی اور وہ ذمہ داریاں قوم اور وقت کے لحاظ سے محدود تھیں۔

انبیاء میں کامل ترین نبی

جب قوموں کے باہم اتحاد کا دور آیا اور انسانوں نے ارتقائی منازل کو طے کرتے ہوئے عالمگیر اخوت اور باہمی رابطہ کی ضرورت کو محسوس کرنا شروع کیا۔ نیز ساری قوموں میں خواہ وہ اہل کتاب تھیں یا غیر اہل کتاب عام گراوٹ پیدا ہو گئی۔ اخلاقی ابتری کا دور دورہ تھا اور روحانیت محض نام اور دکھاوے کے لئے رہ گئی تھی۔ تب اللہ تعالیٰ کی حکمت کاملہ کا تقاضہ تھا کہ ایسے عظیم مصلح کو مبعوث کیا جائے جس کا پیغام اور دعوت بھی عالمگیر ہو سب قوموں اور ساری نسلوں کے لئے ہو اور اس کی قوت قدسیہ اور اس کے روحانی صفات بھی ہر پہلو سے کامل اور جامع ہوں تا وہ سب خرابیوں کی اصلاح کر سکے۔ اور سارے انسانوں میں روحانی تبدیلی پیدا کرنے کی قابلیت رکھتا ہو۔

قرآن مجید بیان فرماتا ہے کہ جب ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو اس وقت کی حالت یہ تھی ظہر الفساد فی البر والبحر (سورۃ روم ع ۵) کہ خشکی و تری میں فساد برپا تھا۔ اہل کتاب اور غیر اہل کتاب لوگوں کی حالت ابتر ہو چکی تھی۔ ان کی اخلاقی اور روحانی حالت بگڑ چکی تھی۔ وہ سارے ہی عظیم ترین پیغمبر کی عظیم قوت قدسیہ کے محتاج تھے۔

قرآن مجید میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم ع ۱)

کہ اے رسول! تو انتہائی اعلےٰ اخلاق دے کر بھیجا گیا ہے۔

اس لئے تو ساری قوموں اور ساری نسل انسانی کو مخاطب ہو کر کہہ دے

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (اعراف ع ۲۰)

کہ میں تم سب کے لئے اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔

میری دعوت اور میرا پیغام عرب و عجم سب کے لئے ہے میری لائی ہوئی شریعت کا دائرہ ہر سیاہ و سفید پر حاوی ہے۔

وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ (القلم ع ۲)

چنانچہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلان فرمایا۔

بعثت لاتمم مکارم الاخلاق (مشکوٰۃ المصابیح)

کہ میں اس لئے آیا ہوں تا اخلاقی قوتوں روحانی صفات اور اصلاح اقوام کے کام کو پورے طور پر ظاہر کروں اور اس کام کو کامل رنگ میں سرانجام دوں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (سورۃ احزاب)

کہ نبی پاک کی ذات ہی تمام لوگوں کے لئے نمونہ ہے۔ اور آپ کی پیروی کرنا سب کا فرض ہے۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اور جو لوگ اس کے مقرب بننا چاہتے ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں۔ فرمایا۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران ع ۴)

اے رسول تو لوگوں سے کہہ دے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو اس کے محبوب بننا چاہتے ہو تو آؤ میرے نقش قدم پر چلو میری پیروی کرو۔ اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا اور تم اس کے مقرب بندے بن جاؤ گے۔

نبی اکرم کی کامل قوت قدسیہ

یہ امر نہایت بدیہی ہے کہ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے۔ آپ کی دعوت تمام انسانوں کے لئے ہے اور آپ کو سب انسانوں کے لئے بطور نمونہ اور قابل اتباع وجود کے طور پر پیش کیا گیا۔ اور آپ کو اخلاق فاضلہ کا بہترین اور بے مثال مرقع قرار دیا گیا تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی قوت قدسیہ بے نظیر ہے اور آپ کی زندگی ہر پہلو سے کامل ہے۔ واقعہ بھی یہ ہے کہ ہمارے سید و مولیٰ کی لائی ہوئی تعلیم و تربیت جس طرح جامع ہے انسانوں کی سب ضرورتوں کو پورا کرنے والی ہے۔ اسی طرح سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھی تمام انسانوں کے لئے بہترین نمونہ ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو زندگی کے مختلف پہلوؤں سے گزارا۔ اور آپ ہر مرحلہ پر ایک کامل نمونہ نظر آتے ہیں۔ یتیمی سے لے کر بادشاہت تک کے تمام دوروں میں سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گزرنا پڑا۔ اور آپ نے زندگی کے ہر مرحلہ پر یہ ثابت کر دیا کہ آپ کی زندگی اللہ تعالیٰ کی رضامندی میں گزر رہی ہے۔ اور آپ ہر مرحلہ میں لوگوں کے لئے نمونہ اور اسوہ ہیں۔

کامل اسوہ حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ کا بچپن بچوں کے لئے آپ کی جوانی جوانوں کے لئے اور آپ کا بڑھاپا بوڑھوں کے لئے کامل نمونہ ہے۔ آپ ہر حصہ حیات میں ایک مقدس اور پاکباز انسان نظر آتے ہیں۔ آپ ہر لمحہ میں اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرتے ہیں اور آپ کی زندگی ساری کی ساری عشق الٰہی اور اس کے پاک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذکر میں گزرتی نظر آتی ہے۔ آپؐ نے انسانوں کے حقوق بھی کامل طور پر ادا فرمائے رشتہ داری کی سب ذمہ داریوں کو باحسن وجوہ نبھایا بیویوں سے وہ بہترین سلوک کیا جس کی مثال نظر نہیں آتی۔ بچوں اور بچیوں سے جس محبت پیار، شفقت اور اعلےٰ تربیت کا نمونہ ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں پیش کیا اس کی نظیر ڈھونڈے سے مل نہیں سکتی ہمسایہ مسلمان ہو یا غیر مسلم پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی ہمدردی اور شفقت سے حصۂ وافر پاتا تھا۔ آپؐ ان کے جذبات اور احساسات کا پورا خیال رکھتے تھے۔ مکی زندگی کی بے انتہا مشکلات اور دشمن کی طرف سے ایذا رسانیوں میں آپؐ نے جس صبر، تحمل اور شجاعت کا نمونہ دکھایا وہ ایک بے مثال نمونہ ہے۔ راہ خدا میں وطن، رشتہ داروں اور مال و منال کو ترک کرنے میں آپؐ نے نہایت واضح اور قابل اتباع نمونہ قائم فرمایا۔ ہجرت کا واقعہ حبیب کبریا صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا درخشندہ واقعہ ہے جس سے آپؐ کی بہادری آپؐ کا توکل علی اللہ اور توحید کے قیام کے لئے بے مثال فداکاری ظاہر ہو رہی ہے۔ مدینہ کی زندگی کا آغاز آپؐ نے جس حسن تدبر اور رواداری سے فرمایا وہ میثاق مدینہ کی ان شروط سے عیاں ہے جو آپؐ نے مشرکین اور یہود سے طے فرمائیں اور انکو آخر تک پوری دیانتداری سے نبھایا۔

جب قریش مکہ مدینہ پر حملہ آور ہوتے تو جس ہمت اولوالعزمی اور کمال بہادری سے آپؐ نے دشمنوں کا مقابلہ کیا اس کی مثال کہاں ملتی ہے۔ آٹھ نو سال تک کفار اور مشرکین سے جنگوں کا سلسلہ جاری رہا۔ آپؐ نے ہمت و بہادری کے ساتھ ساتھ نہایت عدل و انصاف سے جنگ کی اور ایسی دانائی سے دشمن کا مقابلہ کیا کہ کم سے کم افراد کی ہلاکت سے جنگوں کا خاتمہ ہو گیا۔ آپؐ نے اپنی زندگی میں جو بھی معاہدات کئے ان کو لفظاً اور معناً پورا فرمایا۔ نقصان برداشت کیا مگر کبھی معاہدہ شکنی کا خیال تک آپؐ کے دل میں نہ آیا۔ اگر آپؐ کی عادلانہ جنگی مدافعت پر نظر کی جائے تو ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کا عملی حسن و جمال آنکھوں کو خیرہ کر دیتا ہے کس شان کا وہ پاکباز جرنیل تھا اور کس آن بان سے اس نے اپنے سے کئی گنا طاقتور دشمنوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور پھر جب اللہ تعالےٰ نے آخر کار آپؐ کو مکہ کے معاند دشمنوں پر فتح بخشی اور آپؐ غالب آئے تو کس شان محمدی سے آپؐ نے سب کو فرمایا۔

اذھبوا انتم الطلقاء
لا تثریب علیکم الیوم

آپ بخوشی اپنے گھروں کو جائیں۔ آپ آزاد ہیں قیدی نہیں ہیں۔ میں آپ پر کوئی سرزنش بھی نہیں کرتا۔

ان پاکیزہ الفاظ میں اور اس پاک نمونہ میں اتنا جذب تھا ایسی کشش تھی کہ سب دشمن اسلام میں داخل ہو گئے اور ہمارے آقا کے عاشق اور فدائی بن گئے۔

زندگی کے ہر پہلو میں نمونہ

ہمیں سب انبیاء علیہم السلام کی عزت ہے۔ ہم سب کا احترام کرتے ہیں۔ ہر سب کو راستباز یقین کرتے ہیں اور سب پر ایمان لاتے ہیں۔ مگر اس حقیقت کو چھپایا نہیں جا سکتا کہ نبیوں کے سردار اور رسولوں کے سرتاج حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نمونہ پیش فرمایا وہ کسی اور جگہ نظر نہیں آیا۔ اول تو باقی سب نبی زندگی کے تمام مراحل سے گزرے ہی نہیں۔ بعض نبیوں کے پیرو کہتے ہیں کہ انہوں نے شادی نہ کی۔ ان کے بچے نہ تھے تو ظاہر ہے کہ ایسے انبیاء ازدواجی زندگی اور بچوں سے شفقت و محبت کے لحاظ سے کوئی نمونہ پیش نہیں کر سکتے۔ ازدواجی زندگی پر معترضین کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب جواب دیا ہے فرمایا

کاملاں کز شوق دلبرے اوفتند
با دو صد بارے سبکتر مے روند
ایں کمال آمد کہ با فرزند و زن
از ہمہ فرزند و زن بیگانہ شدن

پھر بہت سے نبیوں کو زندگی میں دشمنوں سے مقابلہ کرنے اور ان پر غلبہ پانے کا موقعہ ہی میسر نہیں آیا۔ ظاہر ہے کہ وہ اس میدان میں کوئی نمونہ پیش نہیں کر سکتے تھے۔ یہ فخر اور سعادت ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہوئی ہے آپؐ نے شجاعت اور بہادری سے دشمنوں کا مقابلہ بھی فرمایا اور جب آپؐ کو غلبہ حاصل ہوا تو آپؐ نے اپنے جانی دشمنوں کو فوراً معاف فرمایا۔ سچ ہے

لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

دعاؤں کے لحاظ سے کامل نمونہ

ہمارے محسن آقا صلے اللہ علیہ وسلم جہاں رحمت کے جملہ افراد کے لئے مجسم شفقت اور رحمت تھے۔ ان کے لئے درد بھرے دل سے دعائیں کرتے تھے وہاں اپنے دشمنوں کے لئے بھی ان کی ہدایت کے لئے ایسی تضرع اور زاری سے بارگاہ رب العزت میں دعائیں مانگتے تھے کہ اس کی مثال بھی موجود نہیں ان دعاؤں کا نتیجہ بھی نہایت شاندار نکلا۔ آپؐ کی قوم آپؐ پر ایمان لائی اور اس نے آپؐ کے ساتھ انتہائی عشق و محبت کا سلوک کیا صحابہ رضی اللہ عنہم کی قربانیاں ضرب المثل ہے اور ان کی قربانیاں تاریخ کے اوراق پر نمایاں اور درخشندہ نظر آتی ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ کسی اور نبی کے پیروؤں نے قربانی کا وہ نمونہ پیش نہیں کیا جو نمونہ ہمارے آقا صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے پیش کیا۔ اس نمونہ کا عشر عشیر بھی حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ ایسے عظیم نبیوں کی امتوں اور حواریوں نے پیش نہیں کیا۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی یہ قربانی اور ایثار دراصل سیدنا محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ اور آپؐ کی اپنے صحابہؓ سے پیار و محبت ہی کا ثمرہ تھا۔

حق یہ ہے کہ محمد (سراپا قابل ستائش وجود) صلے اللہ علیہ وسلم کی ساری ہی زندگی ایک نمونہ ہے اور زندگی کا ہر ہر واقعہ ایک بے مثال واقعہ ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال

آپؐ کے وصال کے لمحات بھی اس بارے میں قابل توجہ ہیں۔ آپؐ نے وفات سے قبل اپنے صحابہؓ کو جو وصایا فرمائیں وہ آپؐ کی زندگی کا کتنا شاندار اسوہ ہے فرمایا نمازیں قائم کرنا، توحید پر قائم رہنا عورتوں سے محبت کا سلوک کرنا ماتحتوں پر شفقت کرنا۔ ایسی ہی پاکیزہ وصایا کرتے کرتے اپنے خالق و مالک سے عرض کیا

بالرفیق الاعلیٰ

اے اللہ! میں نے اپنا فرض ادا کر دیا ہے اب میں آپ کے پاس آتا ہوں۔

کتنی شاندار زندگی تھی جو ہمارے پیارے آقا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے گزاری اور کتنا اعلیٰ اسوہ حسنہ تھا جو آپؐ نے پیش فرمایا۔ اے ہمارے رب کریم تو ہم سب کو جو تیرے پاک حبیب صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا ہیں اور آپؐ سے محبت رکھتے ہیں توفیق عطا فرما کہ ہم وہ عمل کریں جن سے تو راضی ہو جائے اور ان تمام باتوں سے بچیں جو تیری ناراضگی کا موجب ہیں۔ اللھم آمین یا رب العالمین صلی اللہ علی النبی محمد وآلہ وبارک وسلم

صَلِّ علیٰ نبیِّنا صَلِّ علیٰ محمّدٍ

(حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

السّلام اے نبیِ والا شان — والصّلوٰۃ اے مؤسسِ ایمان
حضرتِ ذوالجلال کے محبوب — جسکی خاطر ہوئی بنائے جہان
تو مدینہ ہے علمِ اکمل کا — تیرا سینہ ہے مہبطِ قرآن
سارے جھگڑے چکا دیئے تو نے — اے شہِ عدل صاحبِ فرقان
پاک اسمائے انبیاء کر دی — ہمہ بودند زیرِ صد بہتان
منہزم ہو چکی تھی جب توحید — غالب آیا تھا لشکرِ شیطان
جب زمانہ میں دورِ ظلمت تھا — حق و باطل میں کچھ نہ تھی پہچان
اے سراجِ منیر تو آیا — ساری دنیا میں نور پھیلایا
مہرِ عالم طبیبِ روحانی — منتہائے کمالِ انسانی
صَلِّ علیٰ نبیّنا — صَلِّ علیٰ محمّدٍ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا

اعلیٰ وارفع مقام

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق رئیس التبلیغ بلاد عربیہ افریقہ غربیہ

تفاوت مراتب

کائنات عالم پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ایک نوع مخلوقات کے افراد باہم تفاوت رکھتے ہیں۔ نباتات کا عالم بھی اپنے اندر عجائبات در عجائبات رکھتا ہے۔ اور ہر ایک نبات اگرچہ ایک ہی خاصیت رکھتی ہے اور باہم متشابہ بھی ہے۔ لیکن ان میں سے ہر ایک فرد یکساں نہیں۔ مثلاً گندم کو ہی دیکھ لیں۔ گندم ہونے میں تو گندم کے سب پودے برابر ہیں۔ لیکن گندم کے تمام پودے اور ان کا پھل (دانہ گندم) ایک ہی سائز اور حجم کے نہیں ہوتے۔ یا آم ہیں۔ نام تو سبھی کا ایک ہے۔ مگر قد و قامت طول و عرض اور ساخت کے لحاظ سے سب آم برابر نہیں ہوتے کوئی چھوٹا کوئی بڑا، کوئی شیریں و لذیذ اور کوئی کھٹا

حیوانات میں بھی یہی قانون موجود ہے۔ کچھ چھوٹے ہوں گے کچھ درمیانی کچھ بڑے۔ اور یہی قانون انسانوں میں مشہود و محسوس ہے انسان کے نام میں سب شریک ہیں۔ لیکن قد و قامت طول و عرض اور خصائص انسانیت میں سب برابر نہیں۔ کسی میں خصائص انسانیت اعلیٰ درجہ کے ہیں، کسی میں متوسط درجہ کے اور کسی میں یہ خصائص نہایت ارفع و اعلیٰ اور نہایت نمایاں و مشہود و محسوس ہیں اور ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسے آسمان پر ستارے تو بے حد و حساب ہیں، لیکن سورج ان میں سب سے بڑا ہے۔ دن کے وقت سب آنکھیں رکھنے والوں کو عیاں نظر آتا ہے۔ اور اپنے خواص و فوائد سے سب کو فیض پہنچاتا ہے۔ اور رات کے وقت یہی کام چاند دیتا ہے۔ اور ان دونوں کے ہماری آنکھوں سے اوجھل ہو جانے کے بعد ستارے بھی اپنا وجود علی قدر مراتب دکھلاتے ہیں اور ہم ان میں روشنی کو دیکھتے ہیں۔ لیکن ان کی یہ روشنی وہ کمال نہیں رکھتی جو اندھیرے کو پاش پاش اور ہر چیز کی حقیقت ہم پر واضح اور سارے جہان کو سورج و چاند کی طرح منور کر دے۔

تفاوت بنی آدم

یہی سنت اور قانون روحانی عالم میں بھی مشہود و محسوس ہے کہ اس میں کچھ صرف نام کے انسان ہیں۔ کچھ ان میں سے ذرا آگے ہیں۔ اور کچھ ان میں سے اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔ جنہیں خدا تعالےٰ کی کتاب میں انبیاء و رسل کہا جاتا ہے۔ اور پھر ان انبیاء و رسل میں بھی مراتب ہیں اور ان میں سے ایک نبی و رسول سب سے بڑھ کر ہے۔ اور عالم انسانیت کا سورج ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ خود فرماتا ہے۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ

(سورہ بقرہ آیت ۲۵۴)

کہ یہ رسولوں کی جماعت ہے جن میں سے بعض کو بعض پر ہم نے فضیلت بخشی ہے، ان میں سے کچھ وہ بھی ہیں جن کے ساتھ ہم نے کلام کیا۔ اور ان میں سے ایک وہ بھی ہے جو ان سب سے اپنے درجات و مراتب کے لحاظ سے بڑھ کر ہے۔

اور وہ ہیں ہمارے رسول اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اسی لئے آپ نے فرمایا۔

فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ (الحدیث)

کہ مجھے تمام انبیاء پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے الخ

اور اسی طرح آپ نے تمام انبیاء و رسل سابقین پر اپنی فضیلت اور اپنے مقام کے ارفع و اعلیٰ ہونے کا خود اعلان فرمایا۔

اصلاح عالمین

انبیاء و رسل علیہم السلام کی بعثت کی غرض و غایت یہی ہے کہ وہ اپنی نوع یعنی انسان کو اپنے مبدأ حقیقی یعنی خالق و مالک خدا تعالےٰ سے دور نہ ہونے دیں اور اگر کسی وجہ سے دور ہو چکے ہوں تو ان کو دوبارہ اسی کی طرف لائیں اور اس ذات پاک سے ان کا رابطہ و تعلق قائم کرائیں اور اس راہ پر چلائیں جس راہ پر ان کا مولےٰ کریم ان کو چلانا چاہتا ہے۔ اور ان سے ان تمام مفاسد کو دور کریں جو ابلیس نے ان کے اندر پھیلا رکھے ہوں۔ اور ایسا انتظام کریں کہ وہ اپنے مولےٰ حقیقی کے عاشق صادق رہیں اور اس ذات پاک کی حقیقی اور سچی محبت و ارادت ان کے دلوں میں راسخ ہو جائے۔ اور وہ غیر اللہ کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں۔ اور شیطان ان کے پاس بھی نہ پھٹک سکے۔

پس اس لحاظ سے جو نبی بھی جتنا بڑا کام کرے گا اتنا ہی زیادہ اس کا مرتبہ و مقام بڑا ہوگا۔ اگر اس کا حلقہ بعثت محدود ہوگا تو اس کا درجہ بھی اس کے حلقہ عمل کے مطابق ہوگا۔ اور اگر حلقہ عمل بھی بڑا ہوگا۔ اور نتائج کام بھی خاطر خواہ ہوں گے تو یقیناً اس کا درجہ بھی بڑا ہوگا۔ اور اس کے علو مرتبہ میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہ ہوگی۔

اس لحاظ سے جب ہم اپنے سید و مولےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہیں۔ تو آپ کی شان نہایت اعلیٰ و ارفع نظر آتی ہے۔ آپ سے پہلے جس قدر انبیاء کرام دنیا میں مبعوث ہوئے وہ سب اپنی اپنی قوم کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے اور انہوں نے اپنی سب عمریں اپنی ہی قوم یا ملک کی اصلاح کے لئے خرچ کیں کسی دوسری قوم یا ملک سے ان کو کوئی تعلق نہ تھا۔ پھر ان میں سے بعض کی قومیں تو کلی طور پر ان پر ایمان لانے سے محروم رہیں۔ اور غضب الٰہی کا نشانہ بن کر تباہ و برباد ہو گئیں۔ جیسے عاد و ثمود و قوم نوح و قوم لوط وغیرہ اور بعض قوموں کا کچھ حصہ ایمان لایا اور کچھ حصہ ایمان سے محروم رہا۔ لیکن ہمارے سید و مولےٰ کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے ساری دنیا کی قوموں کی طرف مبعوث اور ساری دنیا کی اصلاح کا کام آپ کے سپرد فرمایا گیا۔ اور آپ کے متعلق یہ اعلان فرمایا گیا

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ (توبہ ع ۵)

کہ وہ خدا ہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے تا آپ اس حقیقی اور سچے دین کو سب ادیان پر غالب کر دیں۔

نیز آپ کو فرمایا گیا

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا (الاعراف ع-۲)

اے لوگو سن لو میں تم سب کی طرف اللہ تعالےٰ کی طرف سے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں،

نیز فرمایا گیا۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا (سباع ۳)

کہ ہم نے تجھے سب انسانوں کی طرف بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے۔

نیز فرمایا گیا۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

کہ ہم نے تجھے ساری دنیا اور جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

پس جہاں خدا تعالےٰ کے گزشتہ انبیاء علیہم السلام صرف اپنی اپنی قوم کے لئے ہادی و مرسل تھے وہاں ہمارے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سب دنیا کے لئے ہادی و بشیر و نذیر و رسول اور رحمت ہیں گویا پہلے انبیاء کرام علیہم السلام تو ایک بادشاہ کی حیثیت رکھتے تھے اور آپ سب انبیاء کے شہنشاہ و خاتم الانبیاء ہیں صلی اللہ علیہ وسلم

اثبات دعوے

پھر یہ کہ نہ صرف یہ آپ کا دعوے ہی تھا جس کا کوئی مشہود و محسوس ثبوت نہ تھا بلکہ آپ نے یہ کام کر کے بھی دکھا دیا اور دنیا کا کوئی عقل مند آپ کے اس کام کا انکار نہیں کر سکتا۔

آپ جس قوم (عرب) میں ظاہر ہوئے وہ دنیا کی جاہل ترین اقوام میں سے ایک قوم تھی نہ لکھنا جانتی تھی نہ پڑھنا اور ایسے [illegible]

(جزیرہ عرب) پر رہتی تھی جو دنیا کا ایک الگ تھلگ بقعہ تھا۔ جہاں پر نہ ہندوستان و ایران کے فلسفہ کی خبر پہنچی تھی نہ یونان کے علم و حکمت کی نہ مصر کے تہذیب و تمدن کی نہ وسطی ایشیا کے دین و مذہب کی۔ بت پرستی توہم پرستی، اندھی تقلید آباؤ اجداد ان کا شعار تھا۔ اور شراب خوری، قمار بازی، زنا کاری قتل و غارت اور وحشیانہ زندگی ان کا دثار نہ عبادت ان میں تھی نہ ریاضت، نہ تقویٰ، نہ طہارت نہ صنعت نہ حرفت نہ زراعت، بیت اللہ جو کسی زمانہ میں توحید کا مرکز تھا اس کے اندر اور باہر انہوں نے ۳۶۰ بُت رکھے ہوئے تھے۔ اور آپس کی خانہ جنگی ان کا مرغوب ترین مشغلہ تھا۔

اس قوم میں آپؐ پیدا ہوئے اور ان کی طرح اُن پڑھ تھے۔ آپؐ نے اس قوم کو خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے اور اس قوم کو نئی زندگی عطا کرنے کے لئے اپنی عزت، جان اور مال کی جو قربانیاں دیں اور وطن سے بے وطن ہونا قبول فرمایا۔ ان کی تفصیل کتب تاریخ میں محفوظ ہے۔ لیکن آپؐ اس قوم کی اصلاح میں کامیاب ہوگئے۔ اور تاریخ گواہ ہے کہ آپؐ نے ۲۳ سال کے قلیل عرصہ میں ان کی سب برائیوں کو دُور کر دیا۔ اور سب بت پرستوں اور بت گروں کو

لا الٰہ الا اللہ

پڑھوا دیا۔ بیت اللہ کو بتوں سے اور انکی عبادت سے پاک کر دیا۔ اور قیامت تک کے لئے اسے توحید حقیقی کا مرکز بنا دیا۔ اور خدائے وحدہٗ لاشریک لہ کی عبادت کو سارے عرب میں قائم فرما دیا۔ اور نہ صرف یہی بلکہ اپنے زمانہ کے بادشاہوں کو بھی اپنے سچے مذہب کی طرف دعوت دی۔ اور شاہ حبشہ جیسے نیک و عادل بادشاہ بھی آپؐ پر ایمان لائے۔ اور پھر اپنی اس قوم کے ذریعہ ساری دنیا میں توحید کی منادی کی ابتدا کی۔ اور اس وقت کی دنیا پر مسلط قیصر و کسریٰ کی زبردست حکومتیں اسلام سے ٹکرا کر آپؐ کے خلفائے کرام کے ذریعہ پاش پاش ہوگئیں اور ان کے ممالک میں تثلیث و آتش پرستی کی جگہ خدائے واحد کی عبادت ہونے لگی۔ اور ان کی مظلوم رعایا نے بھی آپؐ کی برکت سے حصہ لیا۔ اور پھر ساری دنیا نے

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ
اشہد ان محمداً رسول اللہ

کی روزانہ پانچ مرتبہ گواہی بلند و بالا جگہوں سے سنی۔ اور دنیا کی سب اقوام نے آپؐ کے بے نظیر فیوض سے حصہ پایا۔ اور دنیا کے ہر خطہ نے دیکھا کہ ہمارے محمد مصطفیٰ اپنے کام و کامیابی و کامرانی کے لحاظ سے سب انبیاء سے اعلیٰ و ارفع ہیں۔

صلی اللہ علیہ وسلم

عبودیت تامہ

مزید برآں یہ بات بھی ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ اس کائنات زمین و آسمان اور ان دونوں کے اندر پائی جانے والی مخلوقات کثیفہ اور لطیفہ کا ایک خالق و مالک ہے۔ اور یہ کائنات ارضی و سماوی اس کے مقرر کردہ حدود و قیود کے دائرہ کے اندر اس کی اطاعت بجا لا رہی ہے۔ اور اس سب کائنات میں سے افضل و اعلیٰ یا اس کا نقطہ مرکزیہ یا خاتم المخلوقات انسان ہے۔ اور ان انسانوں میں سے سب سے زیادہ اعلیٰ و ارفع وہی ہوگا۔ جو اپنے خالق و مالک سے نہایت اعلیٰ درجہ کا تعلق رکھتا ہو۔ یعنی عبودیت تامہ کے مقام پر فائز ہو۔ اور اس کی اطاعت و عبادت میں فنا ہو۔ اور دنیا اور ما فیہا اس کی نظر میں لاشئے محض ہو۔ (لا الٰہ الا اللہ)

اس لحاظ سے بھی اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو نوع انسان میں سے ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم سب سے اعلیٰ و ارفع مقام رکھتے ہیں۔ اور نوع انسان میں سے کوئی انسان بھی اس میدان میں آپؐ کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

آپ (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنی زندگی کی ابتداء سے ہی اپنے خالق و مالک کی طرف جھکے ہوئے تھے۔ بت پرستوں میں پیدا ہو کر بھی پتھر پرستی یا مخلوق پرستی سے مجتنب رہے۔ عین زمانہ جوانی میں جبکہ اکثر انسانوں کا مطمح نظر اچھا کھانا پینا پہننا پہن ٹھن کر رہنا اور قوائے شہوانیہ کی تسکین میں لذت پانا ہوتا ہے۔ آپؐ اپنے شہر کے پہاڑوں کے غاروں میں جا کر یاد الٰہی میں کئی کئی دن گزارتے تھے۔ پھر جب غار حرا میں آپؐ سے مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ شروع ہوا اور آپ کو

اقرء باسم ربک الذی
خلق (الآیات)

کا حکم ملا تو اس کے بعد آپؐ کلی طور پر خدا تعالیٰ کیلئے ہی ہوگئے۔ رات دن عبادت الٰہیہ میں بسر ہونے شروع ہوگئے۔ راتوں کی عبادت کا ذکر سورۃ المزمل میں ہے کہ ساری ساری رات خدا تعالیٰ کی عبادت میں گزارنے کی بجائے رات کا تیسرا حصہ یا اس کے قریب قریب گزارا جائے۔ اور آپؐ کا یہ عبودیت کا مقام ایسے اپنے انتہاء کو پہنچا کہ آپؐ کا زندگی کا مقصد ہی عبودیت ہوگیا۔ چنانچہ آپؐ کو فرمایا گیا کہ آپ دنیا میں اعلان کردیں۔

ان صلاتی ونسکی و
محیای ومماتی للہ
رب العالمین

کہ میری نمازیں (عبادت) اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا بھی سب مالک کون و مکان کے لئے ہی ہیں۔ گویا آپؐ صرف خدا تعالیٰ کے لئے ہی وقف ہیں۔

کیا عجیب منظر ہے اور کیا عجیب زندگی ہے کہ آپؐ ہر کام اللہ کے نام سے (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) شروع فرماتے ہیں۔ کھاتے پیتے ہیں تو اللہ کا نام لے کر، کپڑا پہنتے ہیں تو اللہ کا نام اور حمد الٰہی سے شروع فرماتے ہیں۔ چلتے پھرتے ہیں تو ذکر الٰہی ہو رہا ہے۔ سونے لگتے ہیں تو ذکر الٰہی فرماتے ہیں۔ سو کر اٹھتے ہیں تو حمد الٰہی کرتے ہیں۔ رات کا آخری حصہ ضرور بالضرور ذکر الٰہی میں صرف فرماتے ہیں۔ سورج نکلنے سے پہلے عبادت مع طائفۃ من المومنین ہوتی ہے سورج ذرا اوپر آتا ہے تو عبادت ہوتی ہے۔ دن ڈھلتا ہے تو عبادت مع ایک جماعت مومنین ہوتی ہے۔ عصر کا وقت ہوتا ہے تو عبادت مع جماعت ہو رہی ہے سورج غروب ہونے سے قبل ذکر الٰہی ہوتا ہے۔ سورج غروب ہوتا ہے تو مومنوں کی ایک جماعت کے ساتھ خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گائے جاتے ہیں۔ عشاء کی نماز کے بعد کسی دوسرے شخص کے ساتھ باتیں کرنا ناپسند فرماتے ہیں۔ رات کا ایک حصہ ابھی باقی ہوتا ہے کہ آپؐ پھر عبادت میں مصروف ہو جاتے ہیں

جنگ ہو رہی ہے تو اس میں بھی اپنے آپ کو اور اپنی جماعت کو ذکر الٰہی سے غافل نہیں ہونے دیتے۔ بلکہ عین میدان جنگ میں نماز (عبادت الٰہیہ) کے وقت مقررہ پر با جماعت خدا تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کی جاتی ہے۔ اور جان بیشک جائے مگر خدا کی یاد نہ جائے پر عمل ہو رہا ہے۔ سفر کرتے ہیں تو ہر اونچی جگہ پر اللہ اکبر سے اپنے مولائے حقیقی کو یاد فرماتے ہیں۔ اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی لا الٰہ الا اللہ کہہ دے تو اس سے کوئی تعرض نہ کرو۔ اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ اگر کسی جگہ سے

لا الٰہ الا اللہ

بلند ہو تو اس جگہ کے رہنے والوں پر ہرگز ہرگز دست درازی نہ کرو۔ کہ یہ میرے پیارے خدا کے بندے ہیں۔ جن کی جانوں اور مالوں کی حفاظت کرنا میری ذمہ واری ہے اور اللہ تعالیٰ کی نظر میں بھی آپؐ کا یہ مقام عبودیت ایسا مقبول ہوا کہ اس ذات پاک نے آپؐ کو اس رات جس کا نام معراج کی رات ہے اپنی ساری ملکوت (بادشاہت) کی سیر کرا دی اور آپؐ کے اعلیٰ و ارفع مقام کو اس طرح آپؐ پر واضح فرما دیا کہ آپؐ سب انبیاء سے اوپر تشریف لے گئے اور جبرائیل بھی پیچھے رہ گیا اور عرش کے عجائبات اور وہ اعلیٰ و ارفع مقام جس کا نام سدرۃ المنتہیٰ ہے اور جس پر تمام انسانی مدارج و مراتب کی انتہاء ہے۔ اور انوار الٰہیہ کی تجلیات گاہ ہے جس کے بعد لازوال جنت ہے وہاں تک آپؐ پہنچے۔ اور جناب باری تعالیٰ سے یہ پروانہ عبودیت و قربت آپؐ ساتھ لائے

سبحان الذی اسریٰ
بعبدہ لیلاً من
المسجد الحرام الی
المسجد الاقصیٰ
الذی بارکنا حولہ
لنریہ من آیاتنا
انہ ھو السمیع العلیم
(اسراء ع ۱)

اور پھر اس عبودیت تامہ کاملہ اور قربت عظیمہ کو اس ظاہری عالم میں بھی اللہ تعالیٰ نے مجسم کر کے دکھلا دیا۔ کہ آپؐ کو حضرت آدم علیہ السلام کا گھر اور ابو الانبیاء حضرت ابراہیمؑ و حضرت اسمٰعیلؑ کا قبلہ اور انبیاء بنی اسرائیل کا ہیڈ کوارٹر بیت المقدس بھی اور مجوسیوں کا فارس اور ہندوستان بھی آپؐ کو عطا فرما دیا۔ اور ان سب انبیاء علیہم السلام کی امتوں کو بھی آپؐ کے پیروں کے نیچے جمع کر دیا اور آپ کا شہنشاہ عالم و عالمیان اور خاتم الانبیاء والمرسلین ہونا سب پر ظاہر کر دیا۔ اللھم صل علیہ وعلیٰ آلہ وسلم

افاضہ کمال

پھر یہ امر بھی اجلیٰ بدیہیات میں سے ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض یہی غرض نہیں کہ وہ اپنا ہی کمال لوگوں پر ظاہر کریں بلکہ جس قدر کوئی نبی اپنے متبعین کو صدق عبودیت اور حصول افضال و عنایات رب العالمین کا وارث بنائے گا۔ اسی قدر اس کا مقام اعلیٰ اور ارفع ہوگا۔ اس لحاظ سے بھی ہمارے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ایسا اعلیٰ و ارفع مقام رکھتے ہیں کہ اس کی نظیر دنیا میں کسی نبی یا اس کی امت میں پائی نہیں جاتی۔ آپؐ ہی نے یہی تو نے بحکم الٰہی اعلان فرمایا کہ

"اے لوگو اگر تم میری پیروی کرو گے تو تم نہ صرف یہ کہ خدا تعالیٰ کے محبّ بن جاؤ گے بلکہ خود خدا تعالیٰ تمہارا محب بن جائے گا۔ اور تم اس کے محبوب بن جاؤ گے۔ (آل عمران ع ۴)

(بقیہ صفحہ ۱۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور تربیت اولاد

سلطان احمد پیر کوٹی

یہ دنیا دار الفنا ہے اس میں جو آیا اس نے ایک دن مرنا ہے۔ کوئی شخص بھی اس دنیا میں ہمیشہ زندہ نہیں رہا۔ ہاں اگر کوئی شخص اپنا ایسا قائمقام اپنے پیچھے چھوڑ جاتا ہے۔ ایسی تربیت یافتہ اولاد چھوڑ جاتا ہے جو اس کے مقاصد اور مہمات کو تکمیل تک پہنچاتی اور انہیں پروان چڑھاتی ہے تو وہ اپنے اثرات کے لحاظ سے زندہ رہتا ہے۔ اس کا ذکر باقی رہتا ہے۔ عرب میں مشہور مقولہ ہے۔ ما مات من خلف جو شخص اپنے پیچھے بہتر اولاد چھوڑ جاتا ہے۔ وہ مرتا نہیں بلکہ زندہ رہتا ہے۔ یہی حال قوموں کا ہے اگر کوئی قوم اپنے پیچھے ایسی نسل چھوڑ جاتی ہے جو اس سے بہتر حالت میں ہوتی ہے۔ تو وہ قوم مرتی نہیں زندہ رہتی ہے۔ اگر ہر باپ ایسا کرے کہ وہ اپنے بعد اپنی اولاد کو علم اور عمل دونوں میں اپنے سے بہتر حالت میں چھوڑ جائے تو یقیناً قوم کا ہر اگلا قدم ہر پچھلے قدم سے اونچا اٹھے گا۔ اور ایسی قوم تنزل کے خطرات سے محفوظ و مصئون رہے گی۔ ایک عرب شاعر نے اس نکتہ کو اپنے ایک شعر میں بیان کیا ہے وہ لکھتا ہے۔

اذا مات منا سید قام سید
قوول لما قال الکرام فعول

ہماری قوم اپنی آئندہ نسل کو اس طرح تربیت دیتی چلی آئی ہے کہ جب اس کا کوئی سردار مر جاتا ہے تو اس کا قائم مقام تلاش کرنے میں دقت پیش نہیں آتی بلکہ جونہی کوئی سردار موت کا شکار ہوتا ہے تو دوسرا سردار اس کے کام کو سنبھال لیتا ہے۔

غرض تربیت اولاد کا سوال ہر قوم کے لئے بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ جو قوم بھی تربیت اولاد کی طرف توجہ دیتی ہے وہ اپنی زندگی کو لمبا کر لیتی ہے۔ اور جو قوم اس کی طرف توجہ نہیں دیتی وہ جلد موت کا شکار ہو جاتی ہے۔ وہ نسیاً منسیا ہو جاتی ہے کوئی اس کا نام لینے والا نہیں ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام سے قبل انبیائے کرام اور مصلحین اقوام تربیت اولاد پر زور دیتے چلے آئے ہیں لیکن ان قوموں اور ادیان کے لئے چونکہ بقائے دوام مقدر نہ تھی اس لئے ان اقوام میں تربیت اولاد کا اہتمام قائم نہ رہا اور نہ رہ سکتا تھا۔ لیکن اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کی تعلیم اور شریعت تاقیامت لوگوں کے لئے ہدایت کا موجب ہے۔ اب کوئی اور شریعت نازل نہیں ہوگی۔ اس لئے بانی اسلام محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تربیت اولاد پر بہت زور دیا ہے۔ آپ نے اولاد کی پیدائش سے بھی بہت عرصہ پہلے اس کی تربیت کے لئے آسان اور مؤثر طریق بیان فرمائے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تربیت اولاد کی ذمہ داری والدین پر ڈالی ہے۔ آپ نے ایک عمومی ارشاد فرمایا ہے

کلکم راع وکلکم
مسئول عن رعیتہ

تم میں سے ہر ایک بادشاہ ہے اور ہر ایک سے اپنی اپنی رعیت کے متعلق سوال کیا جائے گا۔ اب جس طرح ایک بادشاہ کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی رعیت کی جان و مال کی حفاظت اور اس کی خوراک اور لباس کی ضروریات کو مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی اخلاقی تعلیمی اور تربیتی ضروریات کا خیال رکھے۔ اسی طرح ہر باپ اور ہر ماں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنی اولاد کی خوراک اور لباس وغیرہ کے مہیا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی روحانی تربیت کا بھی خیال رکھے۔ وہ اس کی اخلاقی تعلیمی اور تربیتی ضروریات کو بھی پورا کرے۔ قرآن کریم میں جو

لا تقتلوا اولادکم
تم اپنی اولاد کو قتل نہ کرو

کے الفاظ آئے ہیں۔ ان کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اگر تم اپنی اولاد کی عمدہ تربیت اور اعلیٰ تعلیم کا خیال نہیں رکھو گے تو تم انہیں قتل کرنے والے ٹھہرو گے

پھر چونکہ اولاد کی تربیت میں ماں کا زیادہ دخل ہوتا ہے۔ اس لئے آپ عورتوں کی بیعت میں ان سے اولاد کو قتل نہ کرنے کا عہد لیتے تھے۔ جس کا ایک مفہوم یہ بھی تھا کہ وہ اپنی اولاد کی تربیت احسن طریق سے کریں گی۔ اسلامی تعلیم سے انہیں بہرہ ور کریں گی۔ اور ان کے اخلاق و عادات کو سنواریں گی۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو نفس اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے وہ زکیہ اور پاک ہوتا ہے بعد میں دوسرے لوگ اسے خاک آلود کر دیتے ہیں ہر نفس فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ گناہ کی فطرت پر پیدا نہیں ہوتا۔ آپ فرماتے ہیں۔

ما من مولود یولد الا
یولد علی الفطرۃ فابواہ
یھودانہ او ینصرانہ
او یمجسانہ کما تنتج
البھیمۃ بھیمۃ جمعاً
ھل تحسون فیھا من
جدعاء۔
(بخاری کتاب الجنائز)

یعنی ہر بچہ اسلامی فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ بعد میں اس کے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہر جانور صحیح سالم بچہ جنتا ہے۔ پیدائش کے وقت کوئی بچہ کان کٹا نہیں ہوتا۔

پس والدین کا یہ فرض قرار دیا گیا ہے کہ وہ اولاد کی اخلاقی اور دینی تربیت کا خیال رکھیں اور نگرانی کریں کہ ان کی اولاد جس طرح فطرت اسلامی پر پیدا ہوتی ہے اسی طرح فطرت اسلامی پر ہی پروان چڑھے اور فطرت اسلامی کے مطابق ہی زندگی بسر کرے۔ اگر والدین اپنی اس ذمہ داری کا پورا احساس کریں اور اس کو پورا کرنے کی حتی المقدور پوری کوشش کریں۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ انکی نسل بگڑ جائے۔ اور ان کے لئے بقائے دوام کا موجب نہ بنے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے افراد کو ایک طرف یہ حکم دیا کہ

احسنوا ادبھم (ابن ماجہ)

اپنی اولاد کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو اور دوسری طرف تربیت اولاد کی اہمیت کو ان پر واضح فرمایا۔

لان یؤدب الرجل ولدہ
خیر من ان یتصدق بصاع
(ترمذی)

اگر کوئی شخص اپنی اولاد کی بہتر رنگ میں تربیت کرتا ہے تو اس کا یہ فعل صدقہ و خیرات کرنے سے بہتر ہے۔

صدقہ و خیرات سے تو وہ ایک شخص یا چند اشخاص کی وقتی ضروریات کو پورا کریگا لیکن اپنی اولاد کی بہتر تربیت کرکے وہ اپنے لئے اور اپنی قوم کے لئے بقائے دوام حاصل کرے گا۔ ایک طرف وہ اس نیک فعل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے ثواب کا مستحق ہوگا تو دوسری طرف اس کے لئے اس دنیا میں اچھے ذکر کے قائم رکھنے کا ذریعہ اسے میسر آجائے گا۔

دنیا میں والدین اپنی اولاد کے لئے کیا کچھ نہیں کرتے۔ وہ ایک طرف ان کی مالی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دن رات اپنے آرام اور سکون کو نظر انداز کر دیتے ہیں تو دوسری طرف ان کے مستقبل کے لئے بھی پس انداز کرتے رہتے ہیں۔ اور ان کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ ان کی اولاد کو ان کے بعد بھی زیادہ سے زیادہ آرام میسر ہو۔ وہ ان کے لئے جائیدادیں بناتے ہیں بنک بیلنس مہیا کرتے ہیں۔ ان کی ضرورت کی چیزیں جمع کرتے ہیں۔ لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ یہ سب مادی اشیاء اولاد کی اچھی تربیت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ اگر ایک باپ اپنی اولاد کو احسن رنگ میں تربیت یافتہ بنا دیتا ہے۔ اس کی اخلاقی اور تعلیمی تربیت کے ذریعہ اس کے اندر اچھے اوصاف اور اچھی استعدادیں پیدا کر دیتا ہے۔ تو وہ اس بات سے بہتر ہے کہ وہ اس کے لئے اپنے بعد زیادہ ترکہ چھوڑے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

ما نحل والد ولداً من
نحل افضل من ادب (ترمذی)

کوئی باپ اپنی اولاد کو ادب اور اخلاق سے بہتر ہدیہ نہیں دے سکتا

اس حدیث میں آپ نے اپنی امت کے افراد کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ تم اپنی اولاد کے لئے دنیوی مال و منال جمع کرنے اور جائیدادیں بنانے کی کوشش نہ کرو۔ یہ چیزیں تو صرف انہیں عارضی فائدہ پہنچا سکتی ہیں۔ اگر تم انہیں مستقل فائدہ پہنچانا چاہتے ہو تو ان کی اچھی تربیت کی طرف توجہ دو۔ ان میں اچھے اخلاق پیدا کرو۔

قرآن کریم نے فرمایا ہے

نساءکم حرث لکم

تمہاری عورتیں تمہاری کھیتیاں ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ سمجھدار زمیندار کوئی فصل بونے سے قبل اس کے لئے زرخیز اور اچھی زمین کا انتخاب کرتا ہے۔ اسے فصل بونے کے لئے تیار کرتا ہے۔ پھر بیج بوتا ہے تو اس کی حفاظت کے لئے کھیت کے گرد باڑ لگاتا ہے۔ تا جانور اسے نقصان نہ پہنچا سکیں۔ پھر اس کی مناسب آبپاشی کا انتظام کرتا ہے۔ گوڈی وغیرہ کرتا ہے۔ تا آنکہ بیج انگوری نکالتا ہے۔ اور پھر پھلتا پھولتا اور بہتر فصل نکالتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تربیت اولاد کے سلسلہ میں اس طبعی طریق کو اختیار فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ جس طرح بہتر فصل پیدا کرنے کے لئے عمدہ زمین کی ضرورت ہے۔ اسی طرح دیندار اور صاحب اخلاق اولاد پیدا کرنے کے لئے دیندار اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخلاق حسنہ سے آراستہ بیوی کی ضرورت ہے۔ جس طرح زرخیز اور عمدہ زمین نہ ہونے کی وجہ سے بہتر فصل پیدا نہیں کی جا سکتی۔ اسی طرح اگر بیوی اچھی دیندار اور با اخلاق نہ ہو۔ تو وہ اولاد کو نیک اور با اخلاق نہیں بنا سکتی۔

عورت کا تربیت اولاد میں بڑا دخل ہے۔ بچپن میں اولاد کی قریباً ساری نگرانی ماں کے سپرد ہوتی ہے۔ باپ روزی کمانے کے تفکرات کی وجہ سے اولاد کی تربیت کے لئے زیادہ وقت نہیں دے سکتا۔ دوسرے بچپن میں بچہ ماں کی طرف زیادہ رغبت کرتا ہے۔ وہ اسی کی گود میں پلتا اور اسی کے پاس زیادہ وقت گزارتا ہے۔ اگر ماں دیندار ہو اچھے اخلاق کی مالک ہو۔ تو وہ بچوں کے اخلاق کو شروع ہی سے اچھی بنیاد پر قائم کر دیتی ہے۔ اور اگر ماں بے دین ہے اور اچھے اخلاق کی مالک نہیں۔ تو وہ اپنے بچوں میں نیک اخلاق اور نیک عادات پیدا نہیں کر سکتی۔ اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس بات پر خاص زور دیا ہے کہ شادی کے سلسلہ میں عورت کے دینی اور اخلاقی پہلو کو مقدم رکھا جائے۔ جس طرح ظاہری طور پر زرخیز زمین اچھی فصل کی ضامن ہوتی ہے اسی طرح نیک، دیندار اور با اخلاق عورت اچھی اور بہتر اولاد کی پیدائش کا موجب ہوگی۔ آپؐ فرماتے ہیں عورت کے انتخاب میں بالعموم چار باتوں کا خیال رکھا جاتا ہے۔ (۱) مال و دولت۔ (۲) اعلیٰ حسب و نسب (۳) حسن و جمال (۴) دین و اخلاق اور اے مرد مسلم

اظفر بذات الدین تربت یداک۔ (بخاری)

تو دیندار اور با اخلاق رفیقہ حیات کا انتخاب کر اس طرح نہ صرف تو اپنی آئندہ زندگی کو کامیاب بنائے گا۔ بلکہ تیری اولاد ایسی ہوگی۔ جو دیندار اور با اخلاق ہوگی اور تیرے ذکر کو دوام بخشنے والی ہوگی۔

آپؐ نے صرف اسی پر بس نہیں کی بلکہ اعلان نکاح کے موقعہ پر ایسی آیات قرآنیہ تجویز فرمائیں۔ جن میں مرد اور عورت دونوں کو یہ نصیحت کی گئی ہے کہ وہ تقویٰ کو اختیار کریں۔ خدا تعالیٰ کو ڈھال بنائیں تا وہ شیطانی حملوں سے محفوظ رہیں۔ اور ان کے تعلقات کے نتیجہ میں دیندار اور با اخلاق اولاد پیدا ہو۔ وہ دیکھیں کہ کس طرح نسل انسانی نفس واحدہ سے چلی۔ اور دنیا میں پھیلی۔ اور پھر ان کے ذکر کو کس طرح دوام نصیب ہو سکتا ہے۔ انہیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ

ولتنظر نفس ما قدمت لغد

ان کے تعلقات کا آئندہ زمانہ پر کیا اثر پڑیگا۔ انہیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ان کے تعلقات کے عمدہ اثرات اور نتائج پیدا ہوں۔ ان کے ذکر کو دوام ملے۔ اور ایسا دوام ملے جو ثناء اور تعریف کے ساتھ ہو۔ لوگ ان کی اولاد کو دیکھیں تو انہیں نیکی کے ساتھ یاد کریں۔ بدی کے ساتھ یاد نہ کریں۔ گویا آپؐ نے انسانی کھیتی کی حفاظت کے طریق کو بیان کر کے ان احتیاطی تدابیر کا ذکر فرمایا ہے۔ جن کے نتیجہ میں اس سے بہتر فصل اور اعلیٰ ثمرات کی توقع کی جا سکتی ہے۔

پھر انسان اپنی طرف سے بڑی احتیاطیں کرتا ہے۔ مگر چونکہ وہ مرکب عن الخطاء والنسیان ہے۔ اس سے بھول چوک ہو جاتی ہے۔ وہ ان احتیاطوں کے اختیار کرنے میں غلطی کر سکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ وہ کھیتی میں بیج بونے سے قبل اللہ تعالیٰ کے سپرد اس کی حفاظت کر دے۔ ظاہری تدابیر پر انحصار نہ کرے۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے دعا کرے کہ وہ اس کی تدابیر کے بہتر نتائج پیدا کرے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی رو سے ایک مومن کی یہ علامت بیان فرمائی کہ وہ ہمیشہ یہ دعا مانگتے رہتے ہیں کہ

ربنا ھب لنا من ازواجنا
وذریتنا قرۃ اعین
واجعلنا للمتقین اماما

اے ہمارے رب تو ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرما۔ اور ہمیں اپنی اولاد کی ایسی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرما کہ وہ اعلیٰ اخلاق عادات اور اوصاف کی حامل ہو وہ متقی ہو۔ تا ہم اپنے پیچھے بہتر یادگار چھوڑ کر جانے والے ہوں۔

آپؐ نے نیک اولاد پیدا کرنے کا ایک گر یہ بھی بتایا ہے کہ نہ صرف خاوند اور بیوی اپنے خیالات کو ہی پاک رکھیں بلکہ اپنے مخصوص تعلق کے وقت اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کریں:

اللھم جنبنا الشیطٰن
وجنب الشیطان ما
رزقتنا

کہ اے خدا تیرے ہاتھ میں خیر و شر کی کنجی ہے، تو نہ صرف ہمیں شیطانی خیالات اور شیطانی اعمال سے بچا بلکہ تو جو اولاد ہمیں عطا فرمائے اسے بھی شیطانی اثرات سے محفوظ رکھ۔ مرد اور عورت کے خلوت کے وقت کے خیالات سے اولاد ضرور متاثر ہوتی ہے۔

پہلا دروازہ جو انسان کے اندر گناہ کا کھلتا ہے وہ ماں باپ کے ان خیالات کا اثر ہے۔ جو اس کی پیدائش سے پہلے ان کے دلوں میں موجزن ہوتے ہیں۔ پس اگر لوگ اپنے خیالات کو ہر وقت پاکیزہ نہ رکھ سکیں۔ تو کم از کم خلوت کے وقت کے خیالات کو ہی پاک رکھیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو ان کی اولاد ایک حد تک ان کے بُرے خیالات کے بد اثرات سے محفوظ رہے گی بہرحال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو خلوت کے وقت مذکورہ بالا دعا مانگے گا اس کی اولاد میں شیطان کا دخل نہیں ہوگا پھر اس دعا کے کرنے کی ہدایت فرما کر آپؐ نے اس طرف بھی اشارہ فرمایا ہے کہ جو اس وقت میں اللہ تعالیٰ سے اپنی مقدر اولاد کے لئے نیک اور شیطان سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کرتا ہے۔ وہ اولاد عطا ہونے کے بعد بھی اس کی تربیت، اسے نیکی کی طرف راغب کرنے اور بدی سے بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا رہے گا وہ اس کی تربیت سے غافل نہیں ہوگا۔

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ ہدایات تو اس زمانہ سے تعلق رکھتی ہیں جو پیدائش سے قبل کا ہے۔ یعنی یہ وہ ہدایات ہیں کہ جن پر اولاد کی پیدائش سے قبل عمل کر کے اس کی تربیت کے سامان کئے جا سکتے ہیں۔

اور جب بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بچہ لڑکا ہو یا لڑکی پیدائش کے بعد اس کے جسم کی صفائی کر کے سب سے پہلے اس کے کانوں میں اسلامی اذان کے الفاظ دہرائے جانے چاہئیں۔ ان الفاظ میں اسلامی تعلیم کا خلاصہ آ جاتا ہے۔ اور ولادت کے بعد بچہ کے کانوں میں ان الفاظ کے دہرانے میں یہ اشارہ مقصود ہے کہ بچہ کے دل میں اسلام کی تعلیم کا پختہ نقش قائم کرنے کے لئے پاک خیالات کو بار بار اس کے دل و دماغ کے سامنے لانا چاہیئے۔ نیز اس میں یہ بھی بتایا ہے کہ بچہ کی تربیت کا زمانہ اس کی پیدائش کے وقت سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔ گو اس وقت بچے کی آنکھیں اور کان پوری طرح کام نہیں کر رہے ہوتے۔ لیکن یہ نفسیاتی نکتہ ہے کہ بچہ پیدا ہوتے ہی اپنے ماحول کا اثر قبول کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اس کی پیدائش کے وقت سے ہی اس کے ماحول کو پاک اور صاف رکھا جائے اور اس کے کانوں میں نیک باتیں پڑتی رہیں۔

اذان کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

الاذان یطرد الشیطٰن

(بخاری)

اذان شیطان کو دھتکار دیتی ہے گویا ولادت کے بعد بچہ کے کان میں اذان دے کر اس کے اور شیطان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کر دی جاتی ہے۔ اور اس دیوار کو اگر بعد میں قائم رکھا جائے۔ تو بچہ شیطان کے حملوں سے محفوظ رہتا ہے۔

بچہ کے کان میں اذان کوئی بزرگ انسان دے تو اس کے اور زیادہ نیک اثرات مرتب ہوں گے۔ نیک اور بزرگ انسان کے خیالات کا اثر بچہ قبول کرے گا۔ احادیث میں وارد ہے کہ جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے ہاں حسنؓ پیدا ہوئے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے کان میں اذان دی۔ (ترمذی)

بچہ ذرا بڑا ہو جاتا ہے اور وہ گھر سے باہر نکلنے، اکیلے چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے رسول نے اسے فحشاء اور منکر سے بچانے کی خاص طور پر ہدایت فرمائی ہے۔ اور اس سلسلہ میں اگر کسی سختی کی بھی ضرورت ہو تو ایسا کرنے کی اجازت عطا فرمائی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

علموا الصبی الصلوٰۃ
ابن سبع سنین واضربوہ
علیھا ابن عشرۃ۔

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ)

یعنی جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو اسے نماز کی تلقین کرو۔ اور جب بچہ دس سال کا ہو جائے اور نماز میں سستی کرے تو اسے مناسب سرزنش کرو۔ اور نماز کے متعلق قرآنی ارشاد ہے کہ

تنھٰی عن الفحشاء والمنکر

(عنکبوت)

کہ وہ ان بری باتوں سے جو انسان کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور ان بری باتوں سے جو سوسائٹی پر گراں گزرتی ہیں روکتی ہے۔ گویا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس ارشاد مبارک میں یہ اشارہ فرمایا ہے کہ یہ عمر نیم شعوری کی ہے۔ اس میں بچہ کو نیک و بد کی کسی قدر پہچان ہو جاتی ہے۔ اس لئے اگر اس عمر میں اسے بدی سے بچا کر نیکی کی طرف راغب کیا جائے۔ تو اس کی دینی تربیت میں انتہائی ممد و معاون ہوگا۔ اگر بچہ بچپن میں ہی نماز کا عادی بن جائے اور خدا تعالیٰ سے رشتہ جوڑ لے تو وہ ضائع نہیں ہو سکتا۔ کاش لوگ اس نکتہ کو سمجھ کر اپنے بچوں کو بچپن سے ہی خدا کے دامن سے وابستہ کر دیں۔ کیونکہ یہ ایسا تعویذ ہے جو دنیا و آخرت دونوں میں اس کے کام آئے گا۔

آج کل عام لوگ لڑکیوں کی تربیت کی طرف زیادہ دھیان نہیں دیتے۔ جو انتہائی نقصان دہ امر ہے۔ آج جو لڑکیاں ہیں وہ کل کی مائیں ہیں۔ قوم کی آئندہ نسل نے ان کی ہی گودوں میں پرورش پانا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ان کی بچپن سے ہی ایسی تربیت کی جائے جو انہیں بڑے ہو کر اپنی ذمہ واریوں کا بار اٹھانے کے قابل بنا دے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لایکون لاحد کم ثلاث
بنات او ثلاث اخوات او
ابنتان او اختان فاحسن
صحبتھن واتقی اللہ فیھن
فلہ الجنۃ۔

(ترمذی ابواب البر والصلۃ)

اگر تم میں سے کسی کی تین بیٹیاں ہوں یا تین بہنیں ہوں۔ یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کی تربیت اچھے رنگ میں کرے۔ اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرے۔ اللہ تعالیٰ اسے جنت عطا کرے گا۔

اور یہ امر واضح ہے کہ اگر والدین اپنی لڑکیوں کی اچھی تربیت کریں گے۔ اور ان کے قول (؟) نسل کو نیکی کے راستہ پر ڈال دیں گے ان کے اخلاق کو مہذب بنائیں گے اور ان کے دلوں میں عزت نفس پیدا کر دیں گے تو لازماً یہ لڑکیاں اپنے وقت پر نیک اولاد پیدا کرنے کا موجب ہوں گی۔ اور اس طرح لڑکیوں کے پیچھے ایک پاک نسل کا سلسلہ قائم ہو جانے کے نتیجہ میں نہ صرف ان کے والدین کی نیکیوں کا پلڑا بھاری ہوگا اور وہ جنت کے وارث قرار دیئے جائیں گے۔ بلکہ قوم اور امت مسلمہ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھتا چلا جائے گا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یتیموں کی پرورش اور تربیت پر بھی بڑا زور دیا ہے یتیم بچے قوم کا ایک قیمتی خزانہ ہیں۔ اگر ان کی طرف توجہ نہ دی جائے تو یہ خزانہ ضائع ہو جاتا ہے۔ بے بس اور بے سہارا بچے آوارگی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور قوم کے لئے نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ پھر یتیموں کی تربیت اور دیکھ بھال کرنے کے نتیجہ میں قوم میں قربانی کی روح فروغ پاتی ہے۔ جس قوم کے افراد کو یہ تسلی اور اطمینان ہو کہ ان کے پیچھے ان کی اولاد بے بس اور بے سہارا نہ ہوگی۔ بلکہ قوم ان کی ذمہ وار ہوگی۔ قوم ان کی تربیت اور کفالت کا انتظام کرے گی تو وہ قوم ملک اور دین کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہیں گے یتیموں کی پرورش قوم کو روحانی اخلاقی اور مالی تباہی سے بچانے کا ذریعہ ہے۔ اور اس کے افراد کے اندر قربانی کی روح پیدا کرنے کا باعث ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے امت مسلمہ کو اس طبقہ کی طرف بہت توجہ دلائی ہے۔ اور فرمایا ہے

انا و کافل الیتیم فی الجنۃ
کھاتین واشار باصبعیہ
یعنی السبابۃ والوسطیٰ۔

(ترمذی)

یتیم کی پرورش اور تربیت کرنے والا جنت میں میرے اس قدر قریب ہوگا۔ جس طرح ہاتھ کی دو انگلیاں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس تاکیدی حکم کے بعد جس کے ساتھ اتنا غیر معمولی انعام وابستہ ہے کوئی حقیقی اور سچا مسلمان یتیم بچوں کی پرورش تربیت اور حفاظت سے غفلت نہیں برت سکتا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تربیت اولاد کے سلسلہ میں یہ نکتہ بھی بیان فرمایا ہے کہ بچوں پر بات بات پر پابندی عائد نہ کی جائے بلکہ انہیں کسی قدر آزادی بھی دی جائے۔ انہیں بات بات پر جھڑک کر ان کے اندر احساس کمتری نہ پیدا کیا جائے بعض والدین چھوٹی چھوٹی باتوں پر بچوں پر ناراضگی کا اظہار کرتے۔ اور گالی گلوچ پر اتر آتے ہیں۔ ایسے پست اور عامیانہ سلوک سے بچوں کے وقار خودداری اور عزت نفس کو ٹھیس لگتی ہے ان کے حوصلے پست ہوتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اکرموا اولادکم (ابن ماجہ)

تم اپنی اولاد کا واجبی احترام اور اکرام بھی کرو۔ اگر والدین بچوں کی تربیت کے سلسلہ میں ان کا واجبی احترام بھی کریں تو ان کے اندر اچھے اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا وقار بڑھتا ہے۔ اچھے اور نیک کاموں کے کرنے کے لئے ان کے اندر جرأت اور حوصلہ پیدا ہوتا ہے۔

بچوں سے محبت پیار اور شفقت سے پیش آنا چاہیئے۔ اس کے ساتھ بے تکلفی کا اظہار ہونا چاہیئے۔ اس طرح وہ اپنے مربیان سے متنفر نہیں ہوں گے اور اس طرح ان کی تربیت کا موقعہ ملتا رہے گا۔ اگر بچے والدین کی سختی سے ڈرتے ہوئے ان سے دور دور رہیں تو ان کی خرابیوں اور بری عادتوں کا علم والدین کو کیسے ہوگا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوگا کہ آپ کو بچوں سے بہت پیار تھا۔ آپ بچوں کو گود میں اٹھاتے ان سے پیار کرتے۔ ان سے پاکیزہ مزاح بھی کرتے اور ساتھ ساتھ انہیں اچھی اچھی باتیں بھی بتاتے۔

آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔

لیس منا من لم یرحم
صغیرنا (ترمذی)

جو بچوں سے رحم کا سلوک نہیں کرتا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ آپ بچوں کی تکلیف کو برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ نماز پڑھا رہے ہوتے اور کسی بچے کے رونے کی آواز آتی تو آپ نماز مختصر کر دیتے سجدہ میں ہوتے اور بچہ گردن پر سوار ہو جاتا تو آپ سجدہ سے اس وقت تک سر نہ اٹھاتے جب تک وہ بچہ خود ہی گردن سے اتر نہ جاتا۔ حضرت اسامہ رضی کی روایت ہے کہ ایک دفعہ میں کسی ضروری کام کے لئے حضور کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ اپنی گود میں چادر کے نیچے کوئی چیز چھپائے تشریف فرما تھے۔ میرے دریافت کرنے پر چادر اٹھائی اور فرمایا۔

ھذان ابنای وابنا ابنتی
اللھم انی احبھما و
احب من یحبھما (ترمذی)

یہ میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔ اے اللہ میں ان دونوں سے محبت کرتا ہوں اور ان سے بھی محبت کرتا ہوں جو ان سے محبت کا سلوک کریں۔

حضرت ابن ابی سلمہ فرماتے ہیں ایک دفعہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔

ادن یا بنی فسم اللہ
وکل بیمینک وکل مما
یلیک (ترمذی)

بیٹے میرے قریب آجا اور اللہ کا نام لے کر کھانا کھا اور پھر ہدایت فرمائی کہ بیٹے دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے کھاؤ۔

حضرت اسامہؓ بچے تھے آپ کے پاس آئے اور ان کا ناک بہہ رہا تھا۔ آپ نے اسے صاف کرنا چاہا۔ حضرت عائشہ رضی نے عرض کیا یا رسول اللہ میں صاف کر دیتی ہوں تو آپ نے فرمایا۔

یا عائشہ احبیہ فانی
احبہ (ترمذی)

اے عائشہؓ تو اسامہ سے محبت کر کیونکہ میں بھی اس سے محبت کرتا ہوں۔

احادیث کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بچوں سے بہت پیار کرتے اور ان سے شفقت سے پیش آتے نتیجہ یہ تھا کہ بچے آپ سے بہت جلد مانوس ہو جاتے۔ آپ انہیں گود میں اٹھاتے ان کا منہ چومتے۔ سینہ سے لگاتے۔ ان کے لئے دعائیں کرتے اور موقعہ بموقعہ ان کو دین کی باتیں سکھلاتے۔ آپ کا وجود ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہے۔ اگر ہم نے اولاد کی تربیت کرنی ہے۔ ان کے اندر اچھے اخلاق پیدا کرنے ہیں انہیں آئندہ قوم کے بوجھ اٹھانے کے لئے تیار کرنا ہے تو ہمیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طریق تربیت کو اختیار کرنا ہوگا۔ اس کے بغیر ہم تربیت اولاد کے فرض کو ادا کرنے سے قاصر رہیں گے۔

غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں انسان کے ہر شعبہ زندگی کے متعلق واضح کامل اور جامع ہدایات امت مسلمہ کو دی ہیں وہاں تربیت اولاد ایسے اہم سوال کو بھی ان کے سامنے رکھا ہے۔ آپ نے نہ صرف تربیت اولاد کا ارشاد فرمایا اور اس کی تاکید کی بلکہ اس کے لئے بعض اصول اور طریق بھی بیان فرمائے ہیں جو اس اہم اور مشکل فرض کی بجا آوری میں ممد و معاون ہیں اور پھر اپنے پاک نمونہ سے بجائے اس بات کی تلقین فرمائی ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری قوم کی زندگی لمبی ہو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ بحیثیت قوم تمہارے ذکر کو دوام نصیب ہو۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری اولاد نسل بعد نسل اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا رہے۔ تو تمہارا فرض ہے کہ تربیت کے اہم فرض کی ادائیگی میں کبھی کوتاہی نہ کرو۔ تم اپنے بچوں کی نگرانی سے غفلت نہ برتو۔ ان کے اندر اچھے اخلاق عمدہ اوصاف اور بہتر عادات پیدا کرنے کی کوشش کرو۔ اور ہر آن اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرتے رہو۔

ربنا ھب لنا من ازواجنا
وذریتنا قرۃ اعین
واجعلنا للمتقین
اماماً۔

واخر دعوانا ان الحمد للہ
رب العالمین۔

تجھ پہ لاکھوں رحمتیں ہوں تجھ پہ ہوں لاکھوں سلام

اللہ اللہ فیض اس کا پیکرِ پاک و جمیل
سارے عالم میں نہ پیدا ہو سکا اُس کا مثیل
شفقت و احسان و دلداری میں حرفِ آخریں
خاتمِ انسانیت کا تھا جو تابندہ نگیں
ہاں وہی کامل نمونہ پاک رُو نورِ خدا
ہاں وہی اُمّی لقب حضرت محمد مصطفیٰؐ
آؤ سب مل کر کہیں ہم اے شہِ عالی مقام
تجھ پہ لاکھوں رحمتیں ہوں تجھ پہ ہوں لاکھوں سلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی جامع دعائیں

(مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ)

اللہ تعالےٰ کے حسن و احسان کے جو جلوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھائے گئے وہ کسی اور کے نصیب میں نہ ہوئے اللہ تعالےٰ کی صفاتِ کاملہ کا کامل علم صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی و امی کو دیا گیا. اس لئے خدا تعالےٰ سے آپؐ کی محبت بھی بے مثال اور بے نظیر تھی. اس پر مستزاد زبان بھی آپؐ کو وہ دی گئی کہ آپؐ نے افصح العرب والعجم کا خطاب پایا. علم بھی اس ذات باری تعالےٰ کے متعلق کامل ہو. اور زبان پر بھی قدرت ہو تو اس کی مناجات کی نظیر کہاں مل سکتی ہے.

اللہ تعالےٰ سے آپؐ کے عشق کا یہ حال تھا کہ دشمن بھی کہہ اٹھے محمدؐ (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنے رب کا عاشق ہے. سوتے بیٹھتے اٹھتے جاگتے. سفر میں حضر میں. مسجد میں داخل ہوتے وقت. مسجد سے باہر نکلتے وقت. لباس بدلتے وقت. تازہ پھل آتا تو، افق پر آندھی اٹھے بارش آئے. نیا چاند طلوع ہو. بلندی پر چڑھیں یا اتریں. مجلس میں تشریف فرما ہوں یا مجلس سے اٹھ کر جائیں. گدھے کی آواز کان میں پڑے یا مرغ کی اذان سنیں. ہر حالت میں آپؐ کی مناجات اور دعاؤں کا ذکر احادیث میں محفوظ ہے. ہر وقت آپؐ کی زبان پر باری تعالےٰ کا نام ہوتا اور یہی دوسروں کو تاکید فرماتے کہ لا یزال لسانک رطباً من ذکر اللہ کہ ہر وقت تیری زبان خدا کے ذکر سے تر رہے. اور فرماتے غافل دل کی دعا قبول نہیں ہوتی. محدثین نے ذکر الٰہی کو ادعیۃ کے باب میں ہی لکھا ہے کہ ذکر الٰہی یعنی خدا کو یاد کرنا بھی عبادت اور دعا ہے.

کونسی دعا قبول ہوتی ہے.

قبولیت دعا کے لئے زبان فیض ترجمان کے ارشادات محفوظ ہیں. مثلاً یہ کہ دعا سے پہلے خدا کی تحمید اور اس کے محبوب رسول پر درود بھیجا جائے. پھر دعا کی جائے. اگر ہم چاہتے ہیں کہ تنگی میں ہماری سنی جائے تو فراخی کے ایام میں دعا کریں. دعا کریں. دعا کریں کہ دعا کا نہ کرنا خدا کی ناراضگی کا موجب ہوتا ہے اور دعا کا کرنا اسے محبوب ہے. جمعہ کے روز اور جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب اور رات کا آخری حصہ قبولیت دعا کے لئے بڑا مناسب ہے. مسافر اور مظلوم اور باپ کی بیٹے کے حق میں دعا. بارش کے نزول اور اذان کے وقت دعا مقبول ہوتی ہے. مگر دعا میں استقلال اور استقامت ضروری ہے. بے نیازی سے نہیں الحاح سے دعا کرنے کا حکم ہے.

جامع دعا

امام ترمذی نے ایک باب یہ باندھا ہے باب ما جاء فی جامع الدعوات کہ دعاؤں میں سے جامع دعا. عبد اللہ بن بریدۃ الاسلمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص یہ دعا کر رہا تھا.

اللّٰھم انی اسألک
بانی اشھد انک انت
اللہ لا الہ الا انت
الاحد الصمد الذی
لم یلد و لم یولد
و لم یکن لہ کفواً احد

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں. میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو یگانہ ہے تجھے کسی کی احتیاج نہیں. تیرا کوئی بیٹا نہیں نہ باپ ہے نہ تیرا کوئی ہمسر ہے. حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے سنا تو فرمایا اس نے اللہ کے اسم اعظم کا واسطہ دیا. جب کوئی یہ نام کہہ کر پکارے گا. تو اس کی دعا قبول ہوگی. (ترمذی ابواب الصلوٰۃ باب ما جاء فی جامع الدعوات)

ترمذی میں ہی حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب کوئی شخص خلوص اور اخلاص سے لا الہ الا اللہ کہتا ہے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں. اور اس کی دعا عرش تک پہنچ جاتی ہے. احادیث کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بیشتر دعائیں جن کے متعلق آتا ہے کہ وہ قبول ہوتی ہیں اور انسان کو گھبراہٹ سے نجات دیتی ہیں. خدا کی توحید کا اقرار اور شرک سے نفی ہے.

گھبراہٹ سے نجات دینے والی دعا

بخاری میں حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم گھبراہٹ میں یہ دعا کیا کرتے تھے.

لا الہ الا اللہ العظیم
الحکیم. لا الہ الا اللہ
رب العرش العظیم
لا الہ الا اللہ رب
السموات و رب الارض
و رب العرش الکریم.

(بخاری کتاب الدعوات باب الدعاء عند الکرب)

اور ترمذی میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا یہ دعا اگر تو کرلے تو تو مغفور ہو گا. یعنی خدا کی مغفرت کی چادر تجھے نصیب ہو جائے گی اور اس سے بڑی خوش نصیبی کیا ہو سکتی ہے کہ اس کی مغفرت بندے کو نصیب ہو جائے.

ابتلاء کے ایام میں دعا

بخاری میں ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم ابتلاء کے مواقع پر یہ دعا بھی فرمایا کرتے تھے.

اللّٰھم انی اعوذ بک
من جھد البلاء و درک
الشقاء و سوء القضاء
و شماتۃ الاعداء

(بخاری کتاب الدعوات)

اے اللہ میں آزمائش کی سختی سے اور اس سے کہ بدقسمتی اور بری تقدیر ہمیں آئے اور اس سے کہ ہم پر دشمن خوش ہو تیری پناہ چاہتا ہوں.

حضرت ابوبکرؓ کو جو دعا سکھلائی

ایک بار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور مجھے کوئی دعا سکھلائیں جو میں نماز میں کیا کروں. فرمایا یہ دعا کیا کرو.

اللّٰھم انی ظلمت
نفسی ظلماً کثیراً ولا
یغفر الذنوب الا انت
فاغفر لی مغفرۃً من
عندک وارحمنی انک
انت الغفور الرحیم

(بخاری کتاب الدعوات
باب الدعاء فی الصلوٰۃ)

اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے علاوہ گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں. مجھے اپنی جناب سے مغفرت عطا فرما اور رحم کر کہ تو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے.

جنت کی چابی

حضرت ابو موسےٰ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا کیا میں تجھے جنت کی چابی کا نہ بتلاؤں. اس نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ کیا ہے آپ نے فرمایا

لاحول ولا قوۃ الا باللہ

(مسلم کتاب الذکر)

اس مضمون کی تدوین میں بخاری، مسلم ترمذی میں مذکورہ ادعیہ کا مطالعہ کیا تو یہ نظر آیا کہ اللہ کی توحید. اس کی سبوحیت کے اقرار، اس کی صفات کا ذکر اور ہر قسم کے شرک کی نفی کے ساتھ اپنی بے بسی، گناہ کا اعتراف اور اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دے. خدا کی عظمت کے اقرار کے ساتھ جب بندہ بے ریا دلی خلوص سے اپنی بے کسی اور عجز کا اعتراف کرتا ہے. تو اس کی دعا بے اثر نہیں جاتی. طائف کے واقعہ کے بعد اور تہجد کے وقت حضور کی دعائیں بڑی دردناک اور رقت آمیز ہیں. ان میں یہی مضمون غالب ہے.

تہجد کی دعائیں

تہجد کی ایک دعا میں تو خدا کے نور کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے طلب کیا ہے. دیکھئے کیا عجیب الفاظ ہیں.

اللّٰھم اجعل فی قلبی
نوراً و فی بصری نوراً و
فی سمعی نوراً و عن یمینی
نوراً و عن یساری نوراً و
فوقی نوراً و تحتی نوراً و
امامی نوراً و خلفی نوراً
واجعل لی نوراً

(بخاری کتاب الدعوات)

اے اللہ میرے دل میں، میری آنکھ میں، میری شنوائی میں، میرے دائیں، میرے بائیں میرے نیچے، میرے اوپر، میرے آگے، میرے پیچھے نور کر دے. اور یہ بھی الفاظ ہیں میرے خون میں، میرے اعصاب میں، میری جلد میں نور پیدا کر دے.

اس باب میں دوسری دعا یہ مروی ہے

اللّٰھم لک الحمد انت
نور السموات والارض و
من فیھن ولک الحمد
انت قیم السموات والارض
ومن فیھن ولک الحمد
انت الحق و وعدک الحق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقولك الحق ولقاؤك
حق والجنة حق و
النار حق والساعة
حق والنبیون حق ومحمد حق
اللهم لك اسلمت
وعلیك توکلت وبك
آمنت الیك انبت وبك
خاصمت والیك حاکمت
فاغفرلی ما قدمت وما
اخرت وما اسررت
وما اعلنت انت المقدم
وانت المؤخر لا اله الا
انت۔

اے اللہ سب تعریفیں تیرے لئے ہیں تو آسمانوں زمینوں اور جو کچھ ان میں ہے رب کا نور ہے۔ تو ہی سزاوار حمد ہے۔ آسمان زمین اور جو کچھ ان میں ہیں سب تیرے اذن سے قائم ہیں۔ تو ہی حمد کا مالک ہے تو برحق ہے۔ تیرا وعدہ سچا ہے، تیرا قول درست ہے، تیری ملاقات، جنت، جہنم دوزخ۔ قیامت، انبیاء اور محمد برحق ہیں میں نے تیرے سپرد اپنے آپ کو کر دیا اور تجھ پر ہی میرا توکل ہے۔ میں تجھ پر ایمان لایا اور تیرے حضور میں جھک گیا۔ تو ہی دشمن کے مقابل میرا سہارا ہے۔ میں فیصلہ تجھ سے ہی چاہتا ہوں۔ میرے پہلے اور بعد کے گناہ معاف فرما دے۔ جو مخفی ہیں وہ بھی اور جو ظاہر ہیں وہ بھی۔ تو ہی سب سے پہلے تھا اور تو ہی آخر میں ہوگا۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں

یاحی یاقیوم

اور یہ بھی احادیث میں آیا ہے کہ جب دعا پر زور دیتے تو آپ یا حی یا قیوم برحمتك استغیث کہتے یعنی اے حی وقیوم خدا میری مدد کو آ۔ اور ذوالجلال والاکرام کی پناہ میں آنے کا ارشاد فرماتے۔

افضل دعا

مسلم میں آتا ہے حضور صلے اللہ علیہ وسلم ایک شخص کی عیادت کو تشریف لے گئے۔ وہ بستر پر پڑا سوکھ گیا تھا جیسے چوزہ سوکھ جاتے حضور نے فرمایا تم نے کوئی دعا کی تھی۔ اس نے کہا ہاں میں نے یہ دعا کی تھی کہ اے اللہ مجھے جو سزا آخرت میں دینی ہے وہ اس دنیا میں ہی دے دے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اس کی طاقت نہیں رکھتا تو یہ کہہ

اللهم اتنا فی الدنیا
حسنة وفی الآخرة
حسنة وقنا عذاب النار
(مسلم کتاب الذکر)

ایک اور حدیث میں آتا ہے ایک شخص نے خدمت نبوی میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضور مجھے دعاؤں میں سے جو سب سے افضل ہے۔ وہ بتلائیے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

سل ربك العفو والمعافاة
فی الدنیا والآخرة

اللہ سے دنیا و آخرت میں عفو و عافیت طلب کر۔ اس نے دوسرے دن آکر پھر عرض کی۔ حضور افضل دعا سکھلائے آپ نے پھر یہی دعا ارشاد فرمائی۔ اس نے تیسرے دن حاضر ہو کر پھر یہی سوال دہرایا۔ تو آپ نے پھر یہی دعا سکھلائی۔

دین پر ثبات طلب فرماتے

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا کیا کرتے تھے۔

یا مقلب القلوب ثبت
قلبی علی دینك۔
(ترمذی ابواب الدعوات)

اے دلوں کے بدلنے والے میرے دل کو اپنے دین پر ثبات عطا فرمائیو۔ بیشک ہدایت کی توفیق بھی اس آسمانی ہادی کے فضل سے ملتی ہے۔ اور پھر اس پر استقامت کی توفیق بھی اسی سے طلب کرنی چاہیئے۔ کہ اگر ہدایت کے بعد لغزش آجاتی ہے اور خاتمہ بالخیر نہیں تو بہت گھاٹے کا سودا ہے۔

شام کی دعا

حضرت ثوبان سے روایت ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب شام ہو تو یہ دعا کرو۔

رضیت باللہ ربا و
بالاسلام دینا وبمحمد
نبیا۔ (ترمذی ابواب
الدعوات)

کہ میں اللہ پر پروردگار ہونے کی حیثیت سے راضی ہو گیا اور اسلام پر دین ہونے کی حیثیت سے راضی ہو گیا۔ اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نبی ہونے کی حیثیت سے اور فرمایا جو یہ دعا کرے اللہ پر واجب ہے کہ اسے اپنی رضا عطا فرمائے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک بار حضور صلے اللہ علیہ وسلم بعض صحابہ کے کثرت سوال سے کچھ ناراض ہو گئے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضور کے سامنے دو زانو ہو کر یہی کہا۔

رضیت باللہ ربا وبالاسلام
دینا وبمحمد نبیا

تو حضور کی ناراضگی جاتی رہی اور چہرہ مبارک خوشی سے تمتما اٹھا۔

سید الاستغفار

بخاری میں حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ حضور نے سید الاستغفار یعنی استغفار میں سب سے افضل اس دعا کو قرار دیا۔

اللهم انت ربی لا
اله الا انت خلقتنی و
انا عبدك وانا علی عهدك
ووعدك ما استطعت
اعوذبك من شر ما
صنعت ابوء لك بنعمتك
علی وابوء بذنبی فاغفرلی
فانه لا یغفر الذنوب
الا انت۔ (بخاری کتاب
الدعوات)

اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ تو میرا خالق ہے اور میں تیرا بندہ۔ میں تیرے عہد اور وعدہ پر جہاں تک میری طاقت ہے قائم ہوں۔ میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو مجھ سے سرزد ہوا تیری نعمت کے حصول اور اپنے گناہ کی مغفرت کے لئے میں تیرے ہی حضور حاضر ہوتا ہوں۔ کہ گناہ تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا۔

مجلس سے اٹھتے تو دعا مانگتے

ترمذی میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا مجلس سے اٹھتے وقت اکثر یہ دعا مانگتے۔

اللهم اقسم لنا من
خشیتك ما تحول بیننا وبین
معاصیك ومن طاعتك
ما تبلغنا به جنتك
ومن الیقین ما تهون
به علینا مصیبات الدنیا
ومتعنا باسماعنا وابصارنا
وقوتنا ما احییتنا
واجعله الوارث منا
واجعل ثارنا علی من
ظلمنا وانصرنا علی من
عادانا ولا تجعل مصیبتنا
فی دیننا ولا تجعل الدنیا
اکبر همنا ولا مبلغ علمنا
ولا تسلط علینا من لا
یرحمنا۔ (ترمذی ابواب
الدعوات)

اے اللہ ہمیں وہ خشیت نصیب کر جو ہمارے اور گناہوں کے درمیان حائل ہو جائے اور وہ طاعت عطا فرما جو ہمیں تیری جنت میں پہنچا دے۔ اور وہ یقین بخش دے جس کی بدولت دنیا کے مصائب ہم پر آسان ہو جائیں اور جب تک ہماری زندگی ہے ہماری شنوائی اور بینائی اور قوت سے ہمیں متمتع فرما۔ جو ہم پر ظلم کرے اس کا انتقام تو خود لے۔ اور جو ہم سے دشمنی کرے اس کے خلاف ہماری مدد فرما۔ ہمارے دین میں کوئی مصیبت نہ آئے۔ اور ہماری ساری مساعی اور ساری تگ و دو دنیا کے لئے ہی نہ ہو۔ اور ہم پر اسے مسلط نہ کیجو جو ہم پر رحم نہ کرے بے شک اللہ تعالے خلوص اور اخلاص سے ہوئی دعائیں قبول کرتا ہے کہ وہ خود فرماتا ہے میں باحیا سخی ہوں، مجھے شرم آتی ہے کہ جب کوئی میرے سامنے ہاتھ پھیلائے تو میں اسے خالی واپس لوٹا دوں۔ لیکن جب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا تقاضا ہے کہ اس محبوب کی زبان میں دعا کریں۔ ارحم الراحمین مجیب الدعوات سے ان الفاظ میں مانگیں جن میں محبوب خدا نے مانگا تھا کہ شاید اسی کے صدقے وہ لا انتہا خزانوں کا مالک ہماری بھی جھولی بھر دے۔ وما ذالك علی اللہ بعزیز

کپڑے کی مشہور دکان
الفردوس
۸۵۔بی انارکلی۔ لاہور
الفردوس شال مرچنٹ
ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں زنانہ مردانہ دھسے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کرتے، شلواریں، سوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔
الفردوس شال مرچنٹ ۸۵ انارکلی لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

کا

مذہبی جبر واکراہ کے خلاف جہاد

مکرم نصر اللہ خان صاحب ناصر ایم۔ اے مربی سلسلہ احمدیہ ضلع جھنگ

انسانی معاشرہ کے تہذیبی، تمدنی اور ذہنی ارتقا کے نتیجہ میں حالات اور ضرورت کے مطابق مختلف بلاد وامصار میں ہزاروں مصلحین اور مرسلین بنی نوع انسان کو نجات کی حقیقی راہ دکھانے کے لئے مبعوث ہوتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر زمانہ میں پیاسی روحوں کے لئے آسمانی پانی نازل کیا۔ تا وہ دلوں کی خشک زمین کے لئے سیرابی اور شادابی کا موجب ہو۔ مخلوق خدا نے جب اپنے خالق حقیقی کو بھلا دیا اور اپنی خواہشاتِ نفسانی، توہم پرستی اور خود ساختہ نظریات کی پیروی نے روک پیدا کی۔ اور اس راہ پر چلنے کے لئے تیار نہ ہوتے جو انسان کو ایک پُرسکون اور پُرامن منزل تک لے جانے والی تھی اور اسے قربِ الٰہی کی جنت عطا کرنے والی تھی۔ ہر آسمانی آواز کو تضحیک اور استہزا کا نشانہ بنایا گیا۔ سفلی خواہشات کی پیروی کرنے والے دشمنی اور عناد میں آگے بڑھے کہ سب اخلاقی حدود وقیود کو پھلانگ گئے۔ اور پھر اخلاقی پستی کا یہ حال کہ اس تضحیک وتذلیل پر فخر کا اظہار کرتے۔

جب ملت واحدہ کے قیام کے لئے ہمارے آقا فخر المرسلین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ ایک جامع مکمل اور غیر متبدل شریعت قرآن عظیم کی صورت میں لائے جو بنی نوع انسان پر احسان عظیم تھا تو یہ پیغام سنکر مخالفت کا طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ اخلاقی بے راہ روی اور فسق وفجور پر نازاں قوم نے استہزا وتمسخر سے کام لیا۔ اور جب چند نیک اور سعید فطرت لوگ آپؐ کے گرد جمع ہوگئے تو ان معاندین نے نہایت مذموم روش اختیار کرتے ہوئے جبر وتشدد اور ظلم وستم سے کام لینا شروع کیا۔ ظلم وتشدد کا ہر وہ طریق اختیار کیا جو ایذادہی کے لئے انسانی ذہن سوچ سکتا تھا۔

جبر وتشدد کی انتہاء

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ابتداءً ایمان لانے والے مفلس غریب اور کمزور لوگ تھے۔ ان لوگوں کے قبول اسلام سے معاندین کی آتش غضب ایسی بھڑکی کہ ان پر وہ ظلم وستم اور تشدد کیا گیا جو چشم فلک نے کبھی نہ دیکھا۔ گرم تپتی ریت پر لٹایا جاتا۔ پتھروں پر گھسیٹا جاتا۔ لوہا گرم کرکے جسموں کو داغا جاتا۔ ایذادہی کی انتہا یہاں تک پہنچی کہ مار مار کر لہولہان اور بے ہوش کردیا جاتا۔ ان بے رحموں کی درندگی سے عورتیں اور بچے بھی محفوظ نہ تھے اور جب ابو طالب کی وفات ہوئی تو یہ غور رندہ صفت مکہ کے متمدین ہمارے آقا ومحسن صلے اللہ علیہ وسلم پر بھی نہایت دیدہ دلیری سے جبر وتشدد کرنے لگے۔ مکہ کی مقدس وادی میں آپ کے لئے زندگی اجیرن کردی گئی۔

ایک اور خطرناک منصوبہ

جب جبر وتشدد کی اس انتہا نے بھی صحابہؓ کے صبر وثبات کے سامنے کوئی اثر نہ دکھایا۔ تو کفار مکہ نے ایک نہایت خطرناک منصوبہ بنایا۔ سب قبائل کے منتخب ارکان نے فیصلہ دیا کہ یا تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جلاوطن کردیا جائے۔ یا انہیں قتل کردیا جائے۔ موخر الذکر منصوبے پر اتفاق ہوا تب خدا تعالیٰ کے اذن سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم معاندین کے اس خصوصی ٹولے کی آنکھوں میں خاک دھول جھونکتے ہوئے مکہ کی اس مقدس بستی سے ہجرت کر گئے۔ وہ بستی جو آپ کو بہت عزیز اور پیاری تھی وہ بستی جہاں سے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی مستجاب دعائیں اسی فخر الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تھیں۔

جبر واکراہ کے خلاف صبر کی تعلیم

مکی دور کے اس سارے ظلم وستم اور جبر وتشدد کے باوجود آپؐ نے اپنے ساتھیوں کو صبر وتحمل کی تعلیم دی۔ اور پہلی قوموں کے حالات بیان کرتے ہوئے انہیں بتلایا کہ خدا کی خوشنودی کے حصول کے لئے صبر وثبات سے کام لو جن سے خود آپؐ کی ذات کو تکلیف پہنچی۔ آپ اس کی تکلیف کے موقعہ پر شفقت کا اظہار فرماتے رہے۔ آل یاسر کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

صبراً یا آل یاسر فان موعدکم الجنۃ۔

اے آل یاسر صبر کرو تمہارے ساتھ خدا تعالیٰ کا وعدہ جنت کا ہے۔

جبر وتشدد کے خلاف حسین تعلیم

اسلام جو آزادیٔ ضمیر اور حریت فکر کا داعی ہے۔ جبر وتشدد کی تعلیم نہیں دیتا ہر انسان کو اظہار عقیدہ اور اس پر عمل کی اجازت دیتا ہے۔ اسلام کی سنہری اور خوبصورت تعلیم یہ سبق دے بھی کیسے سکتی ہے جبکہ اس کا حسن وخوبی دلکشی اور دلربائی کا باعث ہے۔ چنانچہ آپ نے جبر وتشدد کے خلاف یہ شاندار اصول پیش کرکے انسان کو آزادیٔ ضمیر کا حق دیا۔ اسلامی تعلیم کا حسن وجمال اپنے پروانوں کو خود کھینچ لاتا ہے۔ حق وصداقت کی اس وادیٔ عشق میں کبھی بھی عشاق کو جبر واکراہ کے ساتھ نہیں لایا گیا۔ اسلام کے اس مقدس منشور سے بنی نوع انسان پر احسان عظیم کیا گیا۔ وہ اعلان کیا تھا فرمایا۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ

(البقرہ آیت ۲۵۹)

یعنی دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں جبکہ ہدایت اور رشد گمراہی سے بالکل ممیز ہوچکی ہے۔ یہ جبر واکراہ کے خلاف مذہبی آزادی کا وہ عظیم الشان اعلان ہے جو انسانی فطرتی تقاضوں کے عین مطابق ہے پھر آپ نے آزادیٔ ضمیر کا حق دیتے ہوئے فرمایا۔

قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ۔

(سورۃ الکہف آیت ۳۰)

یعنی لوگوں سے کہدے کہ یہ سچائی تیرے رب کی طرف سے ہے۔ پس جو چاہے اس پر ایمان لائے اور جو چاہے اس کا انکار کردے۔

پھر فرمایا۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِوَكِيْلٍ۔

(سورۃ یونس آیت ۱۰۹)

تو ان سے کہہ دے کہ اے لوگو تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے حق آگیا ہے۔ پس اب جو کوئی (اس کی بتائی ہوئی) ہدایت کو اختیار کرے تو وہ اپنی جان (کے فائدہ) کے لئے ہدایت کو اختیار کرتا ہے۔ اور جو اس راہ سے بھٹک جائے اس کا بھٹکنا بھی اس کی جان پر (ایک سو بال) ہوگا۔ اور میں تمہارا کوئی ذمہ وار نہیں ہوں۔

سورۃ آل عمران کی مندرجہ ذیل آیت جو مدینہ کے آخری زمانہ کی ہے۔ جبکہ مکہ اور طائف فتح ہوچکے تھے۔ جبر واکراہ کے طریق کو کلیۃً رد کرتی ہے۔ فرمایا۔

قُلْ لِّلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ وَالْاُمِّيّٖنَ ءَاَسْلَمْتُمْ فَاِنْ اَسْلَمُوْا فَقَدِ اهْتَدَوْا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلٰغُ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ۔

(آل عمران آیت ۲۱)

جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے (ان کو) اور امیوں کو کہہ دے کہ کیا تم بھی فرمانبردار ہوتے ہو۔ پس اگر وہ فرمانبردار ہوجائیں تو (سمجھو کہ) وہ ہدایت پاگئے۔ اور اگر وہ منہ پھیر لیں تو تیرے ذمہ صرف پہنچا دینا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ بندوں کو دیکھ رہا ہے۔

پس اسلامی تعلیمات کی رو سے عقیدہ، رائے اور دین کے معاملہ میں ہر شخص کو اس کے ضمیر پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ جس مذہب یا نظریۂ حیات کو کوئی شخص اپنے لئے پسند کرے اختیار کرے اسلام کی اس حسین اور پیاری تعلیم کے ذریعہ بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ بنیادی اور عظیم جہاد تھا جو جبر واکراہ اور ظلم وتشدد کے خلاف کیا گیا۔ اور پھر آپ کی سیرت اور حیات مطہرہ کا ایک ایک لمحہ اس بات پر شاہد ناطق ہے۔ کہ اس رحمت مجسم نے کبھی جبر واکراہ کو روا نہ رکھا اور یہ ممکن بھی کیسے تھا کہ رحمت مجسم سے جبر وتشدد کی عفونت ظاہر ہوتی۔ چنانچہ جب بنو نضیر تورات کے فیصلہ کے مطابق مدینہ سے جلاوطن کئے گئے تو ان میں سے وہ لوگ بھی تھے جو انصار کی اولاد تھے (جو انصار نے زمانہ جاہلیت میں نذر کے طور پر یہود کو دیئے تھے) انصار نے انہیں روک لینا چاہا۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآنی ارشاد لا اکراہ فی الدین کے تحت کہ دین میں جبر نہیں انصار کو منع فرمایا کہ ایسا نہ کریں۔

(ابو داؤد کتاب الجہاد)

قرآن حکیم کی اس واضح اور بیّن تعلیم نے کسی پر جبر واکراہ اور تشدد کو پسند نہیں کیا بلکہ ایسے طریق اختیار کرنے سے منع کیا ہے۔ اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مخالفین کے جبر و اکراہ کو صبر و استقلال کے ساتھ برداشت کرنے کی تعلیم دی ہے۔

جبر و اکراہ کے خلاف جہاد بالسیف

جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو مدینہ میں بھی چین سے رہنے نہ دیا گیا۔ اور کفار مکہ بھی ان سازشوں میں ناکامی کے باعث پیچ و تاب کھانے لگے جو آپ کے خلاف ہجرت سے قبل تیار کی جاتی رہیں تو معاندین نے دینِ اسلام کو نابود کرنے کے لئے مدینہ پر حملہ کرنے کی ٹھانی۔ مدینہ کے قبیلہ اوس کے رئیس اعظم سعد بن معاذ جو اسلام قبول کر چکے تھے۔ جب وہ طواف کعبہ کے لئے گئے تو ابو جہل کی دھمکی اعلان جنگ کے مترادف تھی۔ کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کے لئے انعام مقرر کرنا اور رؤسائے قریش کا عبداللہ بن ابی بن سلول رئیس مدینہ کے نام تہدیدی خط (ابوداؤد کتاب الخراج) اعلان جنگ سے کم تھا۔

پھر کفار مکہ جب ایک ہزار کے مسلح لشکر کے ساتھ اسلام کو نابود کرنے کے لئے حملہ آور ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے عین اس موقعہ پر ظلم کے مقابلہ کی اجازت دی۔ فرمایا۔

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ. الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ.

(سورۃ الحج آیت ۴۰-۴۱)

یعنی وہ لوگ جن سے (بلاوجہ) جنگ کی جارہی ہے۔ ان کو بھی جنگ کی اجازت دی جاتی ہے۔ کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور یقیناً اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے گھروں سے صرف ان کے اتنا کہنے پر کہ اللہ ہمارا رب ہے بغیر کسی جائز وجہ کے نکالا گیا۔

پس جبر و اکراہ کے خلاف تلوار کے اس جہاد کی ضرورت صرف اس لئے پیش آئی کہ

(۱) یقاتلون یعنی جنگ کی ابتدا کفار کی طرف سے تھی۔

(۲) کفار مسلمانوں پر سخت ظلم و ستم کیا کرتے تھے۔ یہی مظالم جنگ کا باعث بنے۔ بانھم ظلموا۔

(۳) کفار دین اسلام کو تلوار کے زور سے نیست و نابود کرنے کا عزم رکھتے تھے۔ جیسا کہ آیت کے اگلے حصہ میں لھدمت کے الفاظ میں اشارہ ہے۔ یعنی کفار کا مقصد عبادت گاہوں کو بھی نابود کرنا تھا۔

(۴) اور یہ ضرورت اس لئے بھی پیش آئی کہ اعلانِ جنگ کو قبول کر کے آئندہ کے لئے فتنہ کو ختم کیا جائے۔ خود حفاظتی اور ۴۴

سلام اس پر نبوت اور رسالت ختم ہے جس پر

(مکرم محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ مغربی افریقہ وملیشیا)

سلام اُس پر جو بن کر تاجدارِ مرسلیں آیا
درود اس پر جو لیکر حق سے قرآنِ مبیں آیا

سلام اُس پر تہی دامن کا دامن بھر دیا جس نے
درود اس پر دلِ انساں منور کر دیا جس نے

سلام اس پر جو بن کر مظہرِ شانِ خدا آیا
درود اس پر جو بن کر دافعِ رنج و بلا آیا

سلام اس پر کہ جسکی ذات ختم المرسلیں ٹھہری
درود اس پر شریعت جس کی شرعِ آخریں ٹھہری

سلام اس پر مساوات و اخوت جسنے سکھلائی
درود اس پر خدا نے جس کی خود تعریف فرمائی

سلام اس پر نبوت اور رسالت ختم ہے جس پر
درود اس پر دیانت اور امانت ختم ہے جس پر

سلام اس پر خدائی جس نے انساں کی مٹا ڈالی
درود اس پر کہ جس نے دینِ وحدت کی بنا ڈالی

سلام اس پر کہ جو اُترا حرا سے رحمتیں لیکر
درود اس پر کہ جو آیا خدا سے برکتیں لیکر

سلام اس پر جسے محبوبِ رب العالمیں کہیئے
درود اس پر جنہیں مہر و محبت کا امیں کہیئے

سلام اس پر جو لیکر درسِ ایمان و یقیں آیا
درود اس پر جو لے کر دعوتِ دینِ متیں آیا

سلام اس پر لگایا جس نے سینے سے حریفوں کو
درود اس پر ہے مانا جس نے سب پہلے صحیفوں کو

سلام اس پر کہ ہے اکمل تریں شرحِ متیں جسکی
درود اس پر ہے ہر امت سے امت بہتریں جس کی

سلام اس پر کہ جس نے بیوفاؤں سے وفائیں کیں
درود اس پر برائے دشمناں جس نے دعائیں کیں

سلام اس پر رہے گا دین زندہ تا ابد جس کا
درود اس پر یدُاللہ تھا حسین و پاک ید جس کا

سلام اس پر کہ جو تھا پیکرِ الطافِ روحانی
درود اس پر کہ جس کے فقر میں تھی شانِ سلطانی

سلام اس پر جو بن کر شافعِ روزِ جزا آیا
درود اس پر جو بن کر منبعِ فیض و عطا آیا

سلام اس پر کہ ہیں جس کے خُلق قرآں ہی قرآں
درود اس پر ہے جس کی زندگی فرقاں ہی فرقاں

سلام اے آمنہ کے لالؑ عبداللہ کے جانی
سلام اے زینت و صد افتخارِ بزمِ امکانی

سلام اے رشتۂ انساں خدا سے جوڑنے والے
سلام اے سوئے کعبہ دلِ جہاں کے موڑنے والے

سلام اے سرورِ کونینؐ اے مقصودِ یزدانی
سلام اے مُطّلب کے گوہرِ نایاب ولاثانی

سلام اس پر درود اس پر ہمیشہ بھیجتے رہیئے
یہی اپنے عزیزوں بھائیوں بہنوں سے بھی کہیئے

۴۴ دفاع کیا جائے۔ جیسا کہ لولا دفع اللہ الناس کے الفاظ سے ظاہر ہے یعنی دفاعی جنگ کی اجازت دے کر اللہ تعالیٰ نہ روکتا تو ان کا جبر و اکراہ مختلف شکلیں اختیار کرتا چلا جاتا۔

مگر جبر و اکراہ کے خلاف تلوار اٹھانے کی اجازت ملنے کے باوجود جنگوں کو ناپسند

کیا گیا اور صلح جوئی کی طرف بھی بانی اسلام نے ابتدا کی اور امن و سلامتی کا علم بلند کیا۔ اور جب یہی جبر و اکراہ کرنے والے مفتوح و محکوم تھے۔ اور آپ ان کو سزا دینے پر قدرت رکھتے تھے تو رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم نے عفو عام کا اعلان کر دیا۔ بے شمار رحمتیں ہوں سلامتی

کے اس شہزادہ پر جس نے دہشت و بربریت کا طریق اختیار کرنے والی قوم کو امن و سلامتی اور عفو و درگزر کا پیغام دیا۔ یہ کیا ہی حسین اور پیارا انتقام تھا۔ اسی انتقام محبت سے دل گھائل ہوئے ہے

لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غزواتُ النبیؐ میں خلقِ عظیم کے مظاہر

(مکرم حافظ مظفر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

حضرت عبداللہؓ بن ابی اوفی ایک غزوہ رسولؐ کا ذکر کرتے ہیں کہ اسلامی فوج اور دشمن کی فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو حضور سورج ڈھلنے تک انتظار فرماتے رہے (اور حملہ میں پہل نہ کی) اور پھر لوگوں میں کھڑے ہو کر تقریر فرمائی اثنائے میں ارشاد فرمایا۔

"اے لوگو! دشمن سے مڈبھیڑ کی خواہش نہ کیا کرو۔ اور عافیت کے طلب گار رہو۔ مگر جب سامنا ہو جائے تو صبر و استقامت (اور بہادری) کے جوہر دکھاؤ۔ اور یاد رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔ پھر حضور نے یہ دعا فرمائی۔ اے کتاب کو نازل کرنے والے خدا! اے بادلوں کو چلانے والے اور لشکروں کو شکست دینے والے (آقا) ان (دشمنانِ اسلام) کو شکست دے۔ اور ان کے خلاف ہماری مدد فرما۔"

(مشکوٰۃ کتاب الجہاد باب الکتاب الی الکفار و دعائھم الی الاسلام)

یہ تو ایک غزوہ رسولؐ کا ذکر ہے۔ رسول اللہؐ کے تمام غزوات شاہد ناطق ہیں کہ

- آپ نے دشمن پر حملہ کرنے میں کبھی پہل نہیں کی بلکہ عافیت پسندی اختیار فرمائی۔
- غزوات میں صبر و استقامت کا دامن نہ چھوڑا کبھی بزدلی نہ دکھائی بلکہ شجاعت و بسالت کے جوہر دکھائے
- تعداد اور ہتھیاروں پر کبھی بھروسہ نہ کیا۔ ہمیشہ اللہ پر توکل کیا اور ہر آن اسی کی مدد چاہی
- ہمیشہ عجز و انکسار کو اختیار کیا
- اپنے سپاہیوں سے حسن سلوک کیا۔ ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ ان کے جذبات کا احترام کیا۔
- آپ ایک بہترین اور مثالی قائد حرب کی حیثیت سے دشمن کی شاطرانہ چالوں سے باخبر رہے اور نہایت بالغ نظری سے مناسب جنگی داؤ استعمال کر کے دفاع کیا
- دامن اخلاق کبھی ہاتھ سے چھوٹنے نہ پایا۔ میدانِ کارزار میں بھی سپاہیوں کی جنگی تربیت کے ساتھ اخلاقی تعلیم بھی دی۔ انہیں درس دیانت دیا۔ درس عبادت دیا درس ایثار دیا۔ غیرتِ دینی و ایمانی کا سبق دیا۔ درس توحید دیا اور ان کی نفسیاتی رنگ میں تربیت فرمائی۔
- آپ نے دشمن سے بھی حسن سلوک کیا۔ کبھی زیادتی نہیں کی۔ ان سے عفو و درگذر کیا۔ ان کے جذبات کا خیال رکھا۔

اب غزوات النبیؐ کی ان چند جھلکیوں کی کسی قدر تفصیل بیان کی جاتی ہے جو رسول خدا کے خلق عظیم کا طرہ امتیاز ہیں۔

آنحضورؐ صلح جو اور مصالحت پسند تھے۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ

"رسول اللہ نے کبھی کوئی لڑائی نہیں کی جب تک کہ مدمقابل کو صلح کی طرف نہیں بلایا اور دعوت اسلام نہیں دی۔"

(مسند احمد بحوالہ المنتقی جلد دوم کتاب الجہاد والسیر باب الدعوۃ قبل القتال)

صلح حدیبیہ کے موقع پر حضورؐ نے جس جذبہ مصالحت کا مظاہرہ فرمایا وہ قابل صد آفرین ہے۔ آپ نے بظاہر کڑی اور سخت شرائط محض صلح کی خاطر قبول فرمائیں۔ نمائندہ کفار سہیل کے مطالبہ پر اللہ کے ساتھ رحمٰن اور رحیم کے الفاظ نہ لکھے گئے۔ محمدؐ کے ساتھ رسول کا لفظ مٹوا کر صرف محمد بن عبداللہ لکھا گیا۔ کفار کی گستاخیاں اور طعنے برداشت کئے گئے۔ معاہدہ پر دستخط ہونے سے قبل جب پابہ زنجیر ابو جندلؓ باپ کے مظالم سے تنگ آ کر میدان حدیبیہ میں پہنچے۔ تو کفار کے نمائندہ نے جو ان کا باپ تھا صلح کرنے سے انکار کر دیا اور مسلمانوں کو مظلوم ابو جندلؓ کو بادلِ ناخواستہ ظالم اور کافر باپ کے حوالے کرنا پڑا۔ کیوں؟ صرف اور صرف صلح کی خاطر۔ بے شک مسلمانوں کے خون اس وقت جوش مار رہے تھے۔ ان کی تلواریں میانوں میں تڑپ رہی تھیں۔ کاتب معاہدہ حضرت علیؓ لفظ رسول مٹانے پر آمادہ نہ تھے۔ حضرت عمرؓ بے اختیار ہو کر پوچھتے کہ اگر اللہ کے وعدے سچے ہیں تو یہاں جھک کر صلح کیوں کی جاتی ہے۔ حضرت سہیل بن حنیف کے ان الفاظ سے دیگر صحابہؓ کی حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ آپ بعد میں فرمایا کرتے

"ابو جندلؓ کے روز میری حالت یہ تھی کہ اگر میرے بس میں ہوتا کہ رسول اللہ کا فیصلہ رد کر دوں تو ایسا کر گزرتا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ حدیبیہ)

الغرض تمام صحابہ جو حج نہ کر سکنے کے باعث مارے غم کے بدحال تھے۔ مگر حضورؐ نے صحابہؓ کی اس کیفیت کا علم رکھتے ہوئے صلح کو ترجیح دی۔ حالانکہ اس وقت اگر آپ چاہتے تو بزور شمشیر مکہ فتح کر سکتے تھے۔ یہی حال آپؐ کے جملہ غزوات کا ہے۔

رسول اللہ فاذا عزمت فتوکل علی اللّٰہ کے حقیقی مصداق تھے۔ مگر اس کے باوجود خدا تعالیٰ کے غنا کا خوف بھی رکھتے۔ اور اس کے لئے بڑے تضرع سے دعائیں فرماتے حضرت ابن عباسؓ راوی ہیں کہ

"بدر کے روز نبی کریمؐ ایک گول خیمے میں تھے اور دعا فرماتے تھے اے میرے خدا میں تجھے تیرے عہد اور وعدے یاد دلاتا ہوں اور ان کے ایفاء کا طالب ہوں اے میرے رب اگر تو ہی (مسلمانوں) کی تباہی چاہتا ہے تو آج کے بعد تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ رہے گا۔ اس پر حضرت ابو بکرؓ نے آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ بس کیجئے۔ آپ نے تو اپنے رب سے دعا کرنے میں حد کر دی۔ رسول کریمؐ نے اس وقت زرہ پہنی ہوئی تھی۔ آپ خیمہ سے باہر نکل آئے اور فرمایا کہ ابھی ان لشکروں کو شکست ہو جائیگی اور پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے۔ بلکہ یہ وقت ان کے انجام کا وقت ہے اور یہ وقت ان لوگوں کے لئے نہایت سخت اور کڑوا ہے۔"

(بخاری کتاب الجہاد باب ما قیل فی درع النبی بحوالہ سیرت خیر الرسل صفحہ ۲۲۸)

حضورؐ کی انہی تضرعات کا نتیجہ تھا کہ کمزور مسلمانوں کو طاقتور دشمن پر فتوحات حاصل ہوئیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ابتدائے اسلام میں بھی جو کچھ ہوا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ تھا۔ جو کہ مکہ کی گلیوں میں خدا تعالیٰ کے آگے رو رو کر آپ نے مانگیں۔ جس قدر عظیم الشان فتوحات ہوئیں کہ تمام دنیا کے رنگ ڈھنگ کو بدل دیا سب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعاؤں کا اثر تھا۔ ورنہ صحابہؓ کی قوت کا تو یہ حال تھا کہ جنگ بدر میں صحابہؓ کے پاس صرف تین تلواریں تھیں اور وہ بھی لکڑی کی بنی ہوئی تھیں۔"

(الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء بحوالہ ملفوظات حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صفحہ ۲۸)

الغرض فتح بدر کا معجزہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کا عظیم الشان نشان اور فرقان ہے مگر ایسی عظیم الشان فتوحات پر آپ کو تکبر پیدا نہ ہوا ہمیشہ عجز و انکساری اختیار فرمائی۔ آپ خود صحابہؓ سے مل کر ہاتھ سے کام کرتے۔ غزوہ خندق میں آپؐ ہمیں صحابہ کرام کے ساتھ خندق کھودتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ حضرت براءؓ فرماتے ہیں کہ

"جنگ احزاب میں حضور کو دیکھا آپ مٹی ڈھو رہے ہیں اور آپ کے گورے گورے پیٹ پر مٹی پڑی ہوئی تھی۔ آپ رجزیہ اشعار پڑھتے جاتے تھے۔"

(بخاری کتاب الجہاد باب حفر الخندق)

"فتح مکہ کے موقعہ پر آپ کی انکساری کا یہ عالم تھا کہ اونٹنی پر سوار انا فتحنا لک فتحاً مبیناً کی تلاوت کرتے ہوئے اللہ کے انعام و احسان کو یاد کرتے ہوئے شہر میں داخل ہو رہے تھے۔" (بخاری کتاب المغازی)

بعض روایات میں ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے حضور عجز کا اظہار کرتے ہوئے سر جھکائے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ عظیم فاتح عرب کا سر انکساری سے جھکتے جھکتے اونٹ کے پالان پر جا لگا تھا۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے غزوات میں شجاعت و بسالت اور صبر و استقامت کے بے نظیر نمونے بھی یادگار چھوڑے ہیں

جنگ احد میں جب مسلمانوں کو ہزیمت اٹھانا پڑی تو میدانِ احد میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ابو طلحہ رہ گئے۔ حضورؐ پر تیروں کی بوچھاڑ ہو رہی تھی۔ تلواروں کے حملے ہو رہے تھے۔ اور میدان احد میں بلا کا رن پڑ رہا تھا۔ لشکر کفار نے سارا زور لگا کر رسول اللہ پر حملہ کر دیا تھا۔ مگر حضورؐ نے نہایت استقلال اور ثبات قدم کا مظاہرہ فرمایا اور احد کے میدان میں ڈٹے رہے۔ حضرت ابو طلحہؓ آگے آگے

حضورؐ جب آگے بڑھ کر دشمن کی نقل و حرکت ملاحظہ فرمانے لگتے تو ابو طلحہؓ فرماتے۔ آقا ایسا نہ کیجئے مبادا کوئی تیر حضورؐ کو آ لگے۔ میرا سینہ حضورؐ کے آگے سپر ہے۔ اس جنگ میں طلحہؓ کا ہاتھ حضورؐ کی حفاظت کرتے ہوئے ٹنڈا ہو گیا تھا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ اُحد)

حضور اکرمؐ پر کفار کے اس شدید حملہ کے متعلق زہری سے روایت ہے کہ اس روز آپؐ پر تلوار کے ستر وار کئے گئے۔ (بحوالہ التوشیح للسیوطی)

انتہائی زور آور حملوں کے دوران حضورؐ کے خود مبارک پر تلوار کی ضرب پڑی۔ اور آنجناب کا چہرہ زخمی ہو گیا۔ دو دانت بھی شہید ہو گئے۔ آپ نے فرمایا وہ قوم کیسے کامیاب ہو گی جس نے خدا کے نبی کو زخمی کیا۔ (بخاری ایضاً)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضورؐ کی اس معجزانہ شجاعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"پانچ مواقع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑے نہایت نازک پیش آئے تھے جن میں جان کا بچنا محالات معلوم ہوتا تھا..... تیسرا وہ نازک موقعہ تھا جبکہ اُحد کی لڑائی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اکیلے رہ گئے تھے اور کفار نے آپؐ کے گرد محاصرہ کر لیا تھا اور آپؐ پر بہت سی تلواریں چلائیں۔ مگر کوئی کارگر نہ ہوئی۔ یہ ایک معجزہ تھا"
(چشمہ معرفت صفحہ ۲۵۲ حاشیہ)

کفار کے دوسرے حملہ کے بعد جب مسلمان اُحد کے دامن میں ایک بلند جگہ پر جمع ہوئے تو ابو سفیان نے اپنی فتح جتانے کے لئے مسلمانوں کو مخاطب ہو کر کہا۔ کیا تم میں محمدؐ ہیں؟ حضورؐ نے مصلحتاً صحابہ کو خاموش رہنے کا ارشاد فرمایا۔ اس نے پھر پوچھا کیا تم میں ابوبکرؓ ہیں؟ حضورؐ نے فرمایا جواب نہ دو ابو سفیان نے تیسری بار کہا۔ کیا تم میں عمر بن خطاب ہیں؟ حضورؐ کے ارشاد پر مسلمان پھر خاموش رہے تو ابو سفیان نے فتح کا نعرہ بلند کیا اور کہا ھبل بت کی جے۔ حضورؐ توحید کے خلاف یہ نعرہ برداشت نہ کر سکے۔ آپ نے غیرت دینی اور عشق توحید کے جذبہ سے سرشار ہو کر فرمایا جواب دو صحابہؓ نے عرض کیا حضورؐ کیا جواب دیں؟ فرمایا اللہ اعلیٰ و اجل اللہ اعلیٰ و اجل کہ اللہ کی ذات بلند اور بزرگ و برتر ہے ابو سفیان نے پھر یہ آواز بلند کی۔ لنا عزیٰ ولا عزیٰ لکم کہ ہمارا تو عزیٰ بت ہے تمہارا کوئی عزیٰ نہیں حضورؐ نے فرمایا فھوا اللہ مولانا و لا مولیٰ لکم کہ اللہ ہمارا آقا ہے اور تمہارا کوئی آقا نہیں (بخاری ایضاً)

میدان جنگ میں ایسی نازک صورت حال میں جبکہ دشمن کو چھیڑنا پھر جنگ کا خطرہ مول لینے کے مترادف تھا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کمال شجاعت اور عشق توحید وغیرت ایمانی کا مظاہرہ فرمایا

اسی طرح غزوہ حنین میں جب لشکر اسلام کو پیچھے ہٹنا پڑا۔ حضورؐ خچر پر سوار مردانہ وار یہ کہتے ہوئے دشمن کی صفوں میں آگے بڑھتے چلے گئے۔

انا النبی لا کذب
انا ابن عبد المطلب۔

یہ شجاعت کا کیسا شاندار مظاہرہ تھا۔

نجد کی جانب غزوہ سے واپسی پر جب ایک شخص نے آپؐ پر حملہ کرنے کے لئے آپؐ کی تلوار اٹھائی تو آپؐ نے کمال شجاعت کا مظاہرہ کیا۔ جس سے دشمن مبہوت رہ گیا تلوار اس کے ہاتھ سے گر گئی۔ لیکن آپؐ نے اسے معاف کر دیا۔ (بخاری ایضاً)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شجاعت کے ذکر میں فرماتے ہیں۔

"..... اس دن سے جو ظہور فرمایا (یعنی آنحضرت صلعم نے ناقل) تا اس دن تک جو اپنے رفیق اعلیٰ سے جا ملے بجز اپنے مولیٰ کریم کے کسی کو کچھ چیز نہ سمجھا اور ہزاروں دشمنوں کے مقابلہ پر معرکہ جنگ میں جہاں قتل کیا جانا یقینی امر تھا خالصتہً خدا کے لئے کھڑے ہو کر اپنی شجاعت اور وفاداری اور ثابت قدمی دکھلائی"
(براہین احمدیہ ص۲۶۱، ۲۶۲ حاشیہ ۱۱)
(بحوالہ مرزا غلام احمد قادیانی ص۴۷)

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
کپڑے کا اعلیٰ مرکز
o بنارسی ساڑھیاں o سوٹ o لنگا سیٹ o گرم سوٹنگ اور
ملبوسات ہر قسم
لائل پور کی مشہور قدیمی دوکان
مراد کلاتھ ہاؤس
ریل بازار لائل پور۔ فون نمبر ۲۷۴۰ - ۷۷۶۷

گورنمنٹ سے منظور شدہ
ٹیلیفون نمبر ۶۴۳۵۹ قائم شدہ ۱۹۲۰ء
پاکستان کے سب سے پرانے باڈی بلڈرز
لائسنس نمبر ۱۲/۶۵
میسرز:۔ محمد اسمٰعیل اینڈ سنز
موٹر باڈی بلڈرز۔ ۱۱۶ کشمیر روڈ۔ راولپنڈی
بہترین اسٹیل بس باڈیاں ✱ ووڈن اینڈ اسٹیل ٹرک باڈیز
پٹرول ٹینکرز ——— واٹر ٹینکرز ——— اسٹیشن ویگن
باڈی بنانے والا ادارہ

مشہور دواخانہ
مطب
اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کیلئے
ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں!
اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں
باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں
حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان مرحوم
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۴۸۴۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان غزوات میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کئی صدمات بھی اٹھانے پڑے اور آپ نے نہایت صبر و استقامت سے خدا تعالیٰ کی راہ میں سب کچھ برداشت کیا۔

رسول اللہ کے پیارے چچا حضرت حمزہؓ جو ابتدائے اسلام سے رسول اللہ کے معاون و مددگار رہے۔ ان کو جنگ اُحد میں شہید کر دیا گیا۔ اور ان کی نعش کا مثلہ کیا گیا اعضاء کاٹے گئے اور ظالم ہندہ نے تو عم رسول کا کلیجہ چبا ڈالا۔ جنگ کے بعد رسول خدا چچا کی نعش پر تشریف لے گئے اور فرمایا۔

اگر مجھے صفیہ کے غم کا اندیشہ نہ ہوتا اور یہ خیال نہ ہوتا کہ میرے بعد یہ طریق نہ بن جائے تو میں حمزہ کی لاش کو اسی طرح چھوڑ دیتا۔ اسے درندے اور پرندے کھا جاتے۔

پھر فرمایا

"مجھے آج تک ایسی مصیبت نہیں پہنچی میں اس سے زیادہ غضبناک مقام پر کبھی کھڑا نہیں ہوا جبرائیل نے مجھے بتایا کہ حمزہ کا نام اہل سماء میں لکھا گیا ہے اور حمزہ اللہ اور اس کے رسول کا شیر ہے۔"

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حمزہ کی بہن کو یہ لاش نہ دکھائی جائے۔ مگر جب حضرت صفیہ نے اصرار کیا اور کہا کہ مجھے معلوم ہے میرے بھائی کی لاش کے ٹکڑے کئے گئے ہیں۔ مگر خدا کی راہ میں ایسا ہوا ہے اس کی رضا پر ہم راضی ہیں۔ میں نہ لڑوں گی نہ بین کروں گی بلکہ صبر کروں گی۔ تب رسول اللہ نے اپنی پھوپھی کو حمزہ کی نعش دیکھنے کی اجازت دے دی۔

(سیرت ابن ہشام جلد ۳ صـ ۱۰۳)

الغرض اس قدر شدید غم کے موقعہ پر رسول اللہ نے نہ صرف خود صبر و ضبط فرمایا بلکہ اپنی پھوپھی صفیہ کو بھی اس کی تلقین کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غزوات میں اپنے صحابہ کی حوصلہ افزائی فرماتے اور نفسیاتی طور پر تربیت کرتے۔

جنگ بدر میں آپ حضرت سعدؓ کو خود تیر پکڑاتے اور فرماتے

ارم فداك ابی و امی

کہ آپ پر میرے ماں باپ قربان تیر پھینکئے

(بخاری کتاب المغازی)

غزوہ اُحد میں آپ نے فرمایا۔ میں اپنی تلوار اسے دوں گا جو اس کا حق ادا کرے۔ اور پھر حضرت ابو دجانہؓ کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے تلوار ان کے حوالے کر دی۔ اور انہوں نے واقعی اس کا حق ادا کر دیا۔

(سیرت ابن ہشام جلد ۳)

غزوہ خیبر کے موقعہ پر فرمایا کہ کل میں اس شخص کو سالار لشکر کا جھنڈا دوں گا۔ جس کے ہاتھ سے خیبر فتح ہو گا۔ اور جھنڈا حضرت علیؓ کو دیا۔ یوں حضرت علیؓ اور تمام صحابہؓ کی اس بشارت کے پیش نظر حوصلہ افزائی ہوئی اور نہایت بے جگری سے لڑے اور قلعہ خیبر فتح ہوا۔ (بخاری کتاب المغازی)

غزوہ احزاب میں آپ صحابہؓ کے ساتھ کام کرتے اور یہ کہہ کر ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ کہ اے اللہ حقیقی بھلائی تو آخرت کی بھلائی ہے۔ پس تو انصار و مہاجرین کو بخش دے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم غزوات میں بھی سزا دینے میں بہت دھیمے تھے اور تربیت و اصلاح کے لئے ایسا کرنا پڑتا تو اس میں بھی نفسیاتی پہلو مدنظر رکھتے۔ آپ کی سزا میں بھی شفقت اور پیار کی جھلک ہوتی۔

فتح مکہ کے موقعہ پر حضرت سعد بن معاذ ابو سفیان کو جوش میں آکر کہہ بیٹھے۔ آج معرکے کا دن ہے اور آج کعبہ کی حرمت قائم نہیں رہے گی۔ ابو سفیان نے رسول اللہ سے اس کی شکایت کر دی تو حضور نے فرمایا۔ سعد نے درست کہا۔ آج تو کعبہ کی تعظیم و حرمت کا دن ہے۔ (بخاری ایضاً) اور آپ نے سعدؓ سے ان کے دستے کی امارت کا جھنڈا لے کر ان کے بیٹے کے حوالے کر دیا اور ان کو امیر بنا دیا۔ اس طرح بظاہر سزا بھی دے دی اور امارت باپ سے بیٹے میں منتقل کر کے حضرت سعدؓ کے جذبات کا بھی خیال رکھا۔

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے غزوات پر ایک طائرانہ نظر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے بہترین اور مثالی قائدانہ صلاحیتوں کا اظہار فرمایا ہے۔ آپ دشمن کی چالوں سے خبردار رہتے ان کے عزائم کا علم رکھتے۔

فتح مکہ کے موقعہ پر جس قائدانہ تکنیک کا آپ نے مظاہرہ فرمایا وہ اپنی مثال آپ ہے۔ دس ہزار کے لشکر جرار کو لے کر آپ نہایت مختصر وقت میں مکہ کے اوپر چڑھ آئے اور مکہ کے کہنہ مشق سالاروں کا یہ حال تھا کہ ابوسفیان نے اس لشکر کی آگیں دیکھیں تو تصور بھی نہ کر سکا کہ یہ مسلمانوں کا لشکر ہو سکتا تھا۔ اتنے کثیر لشکر کو اس تیزی، مستعدی، اور حزم و احتیاط سے مکہ کے اوپر لا چڑھانا آپ کی زبردست قائدانہ استعدادوں کا آئینہ دار ہے۔

آپ غزوہ میں اخفاء کا پہلو مدنظر رکھتے جب کسی غزوہ کے لئے نکلتے تو آخری مقام پر پہنچ کر ظاہر نہ فرماتے۔ جنگوں میں بوقت ضرورت مناسب جنگی

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
پاک ٹمبر
۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ لاہور
فون نمبر: ۶۲۶۱۸
کو ہمیشہ یاد رکھیں

ندیم ساڑھی ہاؤس
افغان چوک کچہری بازار۔ لائل پور
بنارسی ساڑھیاں۔ بنارسی سوٹ۔ کمخواب کے سوٹ۔ پوتھ کے سوٹ
فلیٹ کے سوٹ۔ گرارہ سیٹ۔ وولی کی کام دار ساڑھیاں
اور
ہر قسم گرم شالیں وغیرہ

رفیق اینڈ برادرز
ہم بس۔ ٹرک۔ ٹریکٹر اور کار کے پرزہ جات۔ بیرنگ ہر گاڑی کے ہر سائز میں ریڈی ایٹر جالی (RADIATER CORE) وغیرہ کے ہول سیل اور Retail ڈیلرز ہیں۔
امپورٹرز ——— پرچون اور تھوک فروش
ڈیلرز ——— آرسی ڈی RCD بال بیرنگ
سوزوکی پک اپ کے پرزہ جات بھی دستیاب ہیں
رفیق برادرز۔ سعید مارکیٹ۔ سرکلر روڈ۔ لائل پور
فون نمبر۔ دفتر: ۲۳۶۴۸ — گھر: ۲۲۲۲۳

خالص شہد — تازہ عرق
اور
عمدہ مربہ جات
نیز
اپنی جملہ طبی ضروریات کیلئے
دواخانہ خدمت خلق ربوہ
کو یاد رکھیں

آپ کا اپنا ادارہ
کوسموس ڈرائی کلینرز
جدید ترین ڈرائی کلیننگ کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیے!
اپنے احباب کے لئے ۲۵٪ کی سپیشل رعایت
میسرز کوسموس ڈرائی کلینرز فون ۳۲۷۲
چوک حسین آگاہی نزد مسجد احمدیہ ملتان شہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داؤ بھی استعمال فرماتے۔ اور جب دشمن سے سامنا ہوتا تو خود لشکر کی صف بندی اور تقسیم و ترتیب فرماتے۔ تمام کمزور پہلوؤں پر گہری نظر رکھتے۔ بوقت ضرورت سپاہیوں کے طعام کا اہتمام بھی فرماتے۔

حضورؐ کے غزوات میں ایک خاص بات یہ سامنے آتی ہے کہ آپؐ نہ صرف خود غزوات میں پیش پیش ہوتے بلکہ اپنے عزیز و اقارب کو بھی سامنے لاتے۔ بدر کے موقعہ پر حضورؐ نے اپنے چچا، چچازاد بھائی اور داماد کے نام لے کر کفار قریش کی مبارزت کے لئے بھیجا۔ فرمایا

قم یا حمزة۔ قم یا علی۔
قم یا عبیدة بن حارث
(مسند احمد و ابوداؤد)

اس طرح صحابہ کی حوصلہ افزائی ہوتی۔

رسول اللہؐ کے غزوات کا ایک اور نمایاں اور امتیازی پہلو دشمن سے حسن سلوک اور عفو و درگذر ہے۔ فتح خیبر کے موقعہ پر حضرت صفیہؓ (خیبر کے یہودی سردار کی بیٹی) قیدی ہو کر آئیں تو صحابہؓ کی تحریک پر حضورؐ نے مفتوح قوم کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے ان سے شادی فرمائی۔ اسی طرح فتح مکہ کے موقعہ پر حضورؐ کعبہ میں تشریف لے گئے اور چابی بردار کعبہ سے طلب فرمائی۔ یہ وہی دشمن تھا جس نے مکی دور میں کعبہ کی چابی حضورؐ کو مانگنے پر نہیں دی تھی۔ مگر حضورؐ نے کعبہ کی چابی واپس اسی کے حوالے کر دی اور اس طرح مفتوح قوم کے جذبات کا احترام کیا۔

فتح مکہ کے بعد غزوۂ حنین ہوا۔ جس میں مسلمانوں کے ہاتھ مال غنیمت اور قیدی آئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چند دن تک بنو ہوازن کا انتظار فرمایا کہ آکر اپنے قیدی واپس لے جائیں۔ اور قیدی اور مال غنیمت مسلمانوں میں تقسیم نہ فرمائے۔ مگر جب باوجود انتظار کے وہ نہ آئے تو آپؐ نے مال غنیمت اور قیدی تقسیم فرما دیئے۔ اس کے بعد جب بنو ہوازن آئے تو آپؐ نے تقسیم شدہ قیدی ان کو واپس کر دیئے۔ اور مسلمانوں سے بھی باقاعدہ رضا لی اور فرمایا کہ جو خوشی سے قیدی دے سکتا ہے واپس دے دے۔ اور جو بطیب خاطر ایسا نہیں کر سکتا وہ ادھار کے طور پر دے دے۔ اس کے بعد جو پہلا مال غنیمت حاصل ہوگا اس کا قرضہ چکا دیا جائے گا۔ اس طرح دشمن سے حسن سلوک فرمایا اور اپنے سپاہیوں کو بھی اس کی تلقین کی

یہ تو دشمن سے حسن سلوک کا حال ہے۔ آپؐ کبھی دشمن پر زیادتی نہیں کی۔ کبھی شب خون نہیں مارا خیبر رات کے وقت پہنچے۔ اگر آپؐ چاہتے تو حملہ کر سکتے تھے مگر آپؐ نے صبح تک انتظار کیا۔

حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہؐ کے ایک غزوہ میں ایک عورت مقتول پائی گئی۔ رسول خدا نے اسے ناپسند فرمایا اور عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا (ترمذی ابواب السیر)

(بقیہ صفحہ ...)

اور وہ سب روحانی انعامات جو پہلی امتوں کو ملے وہ بھی تمہیں عطا کئے جائیں گے (النساء)

اور میرا خدا تم سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ تمہیں اس زمین میں اپنے خلفاء اور جانشین بنائے گا اور جنہیں وہ خلیفہ بنائے گا۔ ان کی حفاظت بھی کرے گا اور ہر مقام پر ان کی تائید و نصرت کرے گا (النور ع ۷)

اور میرے متبعین کی دنیا میں کثرت ہوگی (الکوثر)

اور سچ تو یہ ہے کہ آپؐ کی ارفع و اعلیٰ شان کے متعلق اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا جا سکتا جو آپؐ کے خاتم الخلفاء والاولیاء حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

اور اللہ تعالیٰ نے آسمان سے فرمایا

ان اللّٰہ و ملائکتہ یصلون علی النبی۔ یا ایھا الذین اٰمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً (الاحزاب ۷)

کہ یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے نبی پر رحمتیں نازل کر رہا ہے۔ اور اس کے فرشتے بھی اس کے لئے دعائیں کر رہے ہیں پس اے مومنو تم بھی اس نبی پر درود بھیجتے رہو۔ اور دعائیں کرتے رہا کرو اور خوب جوش و خروش سے ان کے لئے سلامتی مانگتے رہا کرو۔

اللّٰھم صل علیہ وعلیٰ آلہ وخلفاءہ اجمعین وبارک وسلم انک حمید مجید

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

معیاری فوٹو کا واحد مرکز۔ میموریل فوٹو سروس، گولبازار ربوہ

معدہ کے دانت نہیں ہوتے

مضبوط ہاضمہ صحت مند دانتوں کی علامت ہے صحت کے بننے اور بگڑنے کا ان سے گہرا تعلق ہے صحت مند معدہ کا عمل ہی خوراک کو جزو بدن بنا کر وہ صالح خون کی ندی جس پہ ہماری صحت کی کشتی تیرتی ہے پیدا کرتا ہے۔ دانت، جگر، معدہ کی برباد صحت کی تلافی اور مفید مشوروں کے لئے تشریف لاویں۔

ڈاکٹر صوفی علی محمد آر۔ ایم۔ پی
صوفی ہومیو شفاخانہ رحمت بازار ربوہ

خورشید یونانی دواخانہ
اور
حکیم خورشید احمد ممتاز الاطبار جسٹرڈ طبیب درجہ A
مطب

اپنی جملہ طبی ضروریات اور طبی مشورہ کیلئے دواخانہ اور مطب کی طرف رجوع فرمائیں!

مینیجر خورشید یونانی دواخانہ و مطب گولبازار ربوہ۔ فون ۵۳۸

ہزاروں روپے کے
قیمتی جانور

خوفناک اپھارہ سے مرجاتے ہیں۔ جرمن دواؤں سے تیار کردہ اپھارہ کی مجرب دوا منگوا رکھیں تو آپ کا قیمتی جانور ہلاک ہونے سے بچ سکتا ہے۔
حیوانی امراض کا رسالہ مفت منگوائیں

شاہ ہومیوپیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ

شرح چندہ الفضل ربوہ

سالانہ چندہ	:-	۹۰/-	روپے
ششماہی	" :-	۳۱/-	"
سہ ماہی	" :-	۱۶/۵۰	"
خطبہ نمبر سالانہ	:-	۱۸/-	"

(مینیجر الفضل ربوہ)

درخواست دعا

میرے خالو جان مکرم چوہدری دین محمد صاحب ساکن چک 93 6-R تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر عرصہ سے بیمار ہیں۔ حال ہی میں ان کے مثانہ کا اپریشن ہوا ہے جو خدا کے فضل سے کامیاب رہا۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ کیونکہ ابھی تک نقاہت بہت ہے

(منیر احمد۔ دفتر الفضل ربوہ)

خالص مٹھائی
اور
عمدہ چائے کے لئے
نذیری سٹال
مسجد اقصیٰ روڈ پر تشریف لائیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے
اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
تشریف لائیے!

فون نمبر ۶۰۲۲۰/۵۳۴۲۰ ÷ رہائش ۶۲۹۳۰ ÷ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۰۰۷۰

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

احمدی بھائیوں کی اپنی ایئرکنڈیشن دکان

نیو پاک جیولرز

۱۲۔ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور
فون:- ۴۱۰۹۷۴

احمدی بھائیو! اپنی بہو بیٹیوں کیلئے بہترین جڑاؤ و سادے زیورات خریدیں!!

زیور کا زیور چیک کا چیک

کیونکہ

ہم اپنے زیورات کی واپسی پر بحساب ایک آنہ فی روپیہ کاٹ، کاٹ کر بازار کے بھاؤ کے مطابق قیمت واپس کر دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ کسی بھی قسم کی کاٹ نہیں لیتے۔

نیز

سونے چاندی کی بہترین الیس اللہ بکاف عبدہٗ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں، سندھی و فینسی کوکے ہر وقت دستیاب ہیں

پروپرائٹر
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

اچھی صحت راز ہے زندگی کا!

مطب

اپنی طبی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کیلئے تشریف لائیں باہر کے احباب مفصل حالات بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اوّل
المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

الفضل کی خریداری بڑھا کر ادارہ سے تعاون کیجئے ——— (مینجر)

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوائیے!
کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

خطرناک چارہ بے خطر ڈالیئے

بشرطیکہ
آپ کے پاس جانوروں کے اپھارہ کی اکسیر موجود ہو۔ آج ہی منگوائیے حیوانات کی ۲۱ اکیس اکسیروں کا رسالہ مفت
کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو)
ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

ہر قسم کا

کاغذ بکس بورڈ اور گتہ

بارعایت خرید نے کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں اور دعا فرمائیے

مقبول پیپر مارٹ۔ گنپت روڈ۔ لاہور۔ فون ۶۳۸۴۹
گھر:- ملک عبداللطیف ستکوہی۔ فون ۶۲۵۱۶

فون ملز: ۲۷۹۴۶ ——— فون آفس ۲۲۴۸۳

سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ

مقبول روڈ

لائل پور

امپورٹر ——— ایکسپورٹر

لون، وائل، پردہ کلاتھ۔ پاپلین، جاذب نظر، دیدہ زیب۔ ہر گھر کی پسند۔

آفس
سندر گلی۔ ریل بازار۔ لائل پور

پینسٹھ ۶۵ "پرانی لاعلاج" امراض کے تیر بہدف نسخے

حاصل کرنے کیلئے دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر کیورٹیو لٹریچر (CURATIVE LITERATURE) مفت حاصل کریں خصوصاً مندرجہ ذیل تکالیف کی کیورز (CURES) کی تفصیل آپ کے لئے از حد مفید اور دلچسپ ہوگی۔

(4) ASTHMA. دمہ، ضیق النفس، سانس کی تنگی وغیرہ

(20) DWARFISHNESS. قد چھوٹا ہونا، نشوونما کی کمی، بونا پن، پچیس ۲۵ سال کی عمر تک کے لیے

(31) HAIR. بالوں کا گرنا، بالچر، بالوں کا کم بڑھنا، سکری پیدا ہونا وغیرہ

(45) OBESITY. موٹاپا، جسم میں چربی کی زیادتی خصوصاً پیٹ بڑھا ہوا، وزن ضرورت سے زیادہ

(50) PILES. بواسیر خونی و بادی ہر دو قسم، مسے اور درد وغیرہ

(60) URINATION. کثرت پیشاب۔ پیشاب کا بار بار آنا۔

کیورٹیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) لاہور، کراچی۔ ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت اور کاروبار کو فروغ دیجئے
(مینجر)

آپ کا اپنا تھری سٹار ایسنس

روح کیوڑہ

کیلا، سنگترہ، رس بھری، انناس، ونیلا
اپنے شہر کے
ہر جنرل مرچنٹ۔ کریانہ مرچنٹ سے طلب کریں

سٹاکسٹ:- آر سیکو ٹریڈرز
صابن بازار لائل پور۔ فون ۲۸۳۱۵

سائیکل ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط، خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ، محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائینٹیفک سٹور فون ۶۳۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ

تبخیر معدہ، پرانی خارش و چنبل، بواسیر، دائمی قبض، نزلہ زکام

مردوں اور عورتوں کی خاص امراض

مطب ناصر دواخانہ۔ گول بازار ربوہ فون ۵۳۴

اعلیٰ کارکردگی میں ایک قابلِ اعتماد نام

مٹسوبشی

MITSUBISHI

پیکجڈ ایر / واٹر کولڈ ایر کنڈیشنرز

PACKAGED AIR AND WATER COOLED AIRCONDITIONORS.

مٹسوبشی کے AIRCOOLED / WATERCOOLED ایر کنڈیشنرز کا شمار دنیا کے اعلیٰ ترین ایر کنڈیشنرز میں ہوتا ہے۔ کم خرچ، مستحکم ڈیزائن، قوت، استعمال اور تنصیب میں آسانی۔ ہر پہلو سے یہ ایر کنڈیشنرز انفرادیت کے حامل ہیں۔ یعنی وہ تمام خوبیاں ہیں جن کی وجہ سے مٹسوبشی ایر کنڈیشنرز کو دنیا بھر میں شہرت اور اعتماد حاصل ہے۔

ایر کنڈیشننگ کی ہر ضرورت کے لئے مٹسوبشی ایر کنڈیشننگ یونٹ پسند فرمائیے۔ سنٹرل اور فلور ٹائپ کے یونٹ حاضر اسٹاک سے دستیاب ہیں۔

تقسیم کنندگان:

احمد اینڈ احمد لمیٹڈ

صدر دفتر

۴۳-۱۰ اے بلاک ۶ پی ای سی ایچ ایس کراچی 29

فون نمبر ۴۳۰۸۸۰ - ۴۳۴۲۶۷

شاخ

جے۔۱۹۵۔ آدمجی روڈ راولپنڈی کینٹ

فون نمبر ۶۵۶۸۶

اسٹاکسٹ

ابراہیم اچھا کارپوریشن ـــ ۴۰-۳۹ فرید چیمبرز چوتھی منزل عبداللہ ہارون روڈ کراچی۔ فون نمبر ۵۱۶۵۲۲ - ۵۱۶۵۶۰

سونے اور چاندی کے اعلیٰ ۰ معیاری ۰ عروسی زیورات

نیز

مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کے لئے

نیو راحت علی جیولرز

غلام احمد اینڈ برادرز۔ اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون نمبر ۲۶۸۱

کو یاد فرمائیں

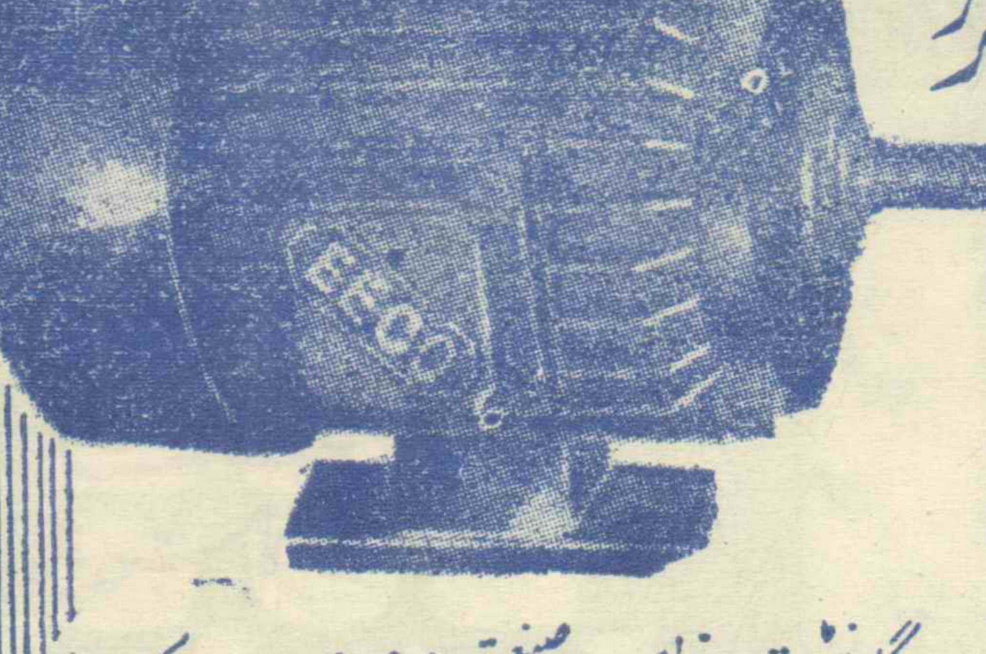

ایکو الیکٹرک موٹرز

½ تا 40

ہارس پاور

تھری فیز

امپورٹیڈ میٹریل سے تیار کردہ۔ گارنٹی شدہ۔ خوبصورت صنعتی و زرعی ضروریات کے لئے

قیمت مناسب ـــ ڈیلرشپ کے لئے رجوع کریں

ایورسٹ الیکٹریکل کمپنی (EECO) سیالکوٹ روڈ۔ گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۲۱۶۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خالص

سونے چاندی کے زیورات
جدید ڈیزائنوں میں بنوانے
اور
خرید و فروخت کے لیے
نیز
الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ کی انگوٹھیاں
دیدہ زیب ڈیزائنوں میں خریدنے کا اعلیٰ مرکز

پاک گولڈ سمتھ

میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر
عقب جمال بیکری ۔ گولبازار ۔ ربوہ
فون نمبر ۵۵

جائیداد کی خرید و فروخت

ربوہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے آپ کی سہولت کے پیش نظر ایک واحد رجسٹرڈ ادارہ کھولا گیا ہے۔ اس باقاعدہ ادارے کا دفتر قومی مرکزی بچت بینک کے متصل دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے بالمقابل واقع ہے۔
ہمیں آپ اپنی خدمت کے لئے ہر وقت مستعد پائیں گے۔ ربوہ شہر اور مضافات میں نہایت مناسب داموں پر پلاٹس، مکانات اور زرعی زمین برائے فروخت موجود ہیں۔

احمد اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلر رجسٹرڈ انس مارکیٹ ربوہ

پبلک پبلشرز اینڈ بک ایجنسیز (رجسٹرڈ)

بھوانہ بازار ۔ لائلپور
فون ۲۲۳۱۹
پر
ہر قسم کی سٹیشنری اور کتب کی خرید کے لئے
تشریف لائیے

ہمارے ہاں ہر کتاب اور رجسٹر کی مضبوطی اور خوبصورتی کو قائم رکھنے کے لئے ہر سائز کا پلاسٹک کور تیار کرنے کا بھی انتظام ہے۔

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ۔ ربوہ